اَرْبَعِیْن

عقیدۂ ختمِ نبوت

مُنْتَهَى السُّبُل
فِي
كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

اَرْبَعِین

عقیدۂ ختمِ نبوت

مُنْتَهَى السُّبُلِ

فِي

كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد علی قادری

اِهتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: جون 2016ء

تعداد: 2,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

اَلْمُقَدَّمَةُ الْأُوْلٰى فِي الْقُرْآن ١٧

اَلْمُقَدَّمَةُ الثَّانِيَةُ فِي الْمَعْنٰى وَالْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ ٣١

١. مَعْنٰى خَاتَمٍ عِنْدَ أَئِمَّةِ اللُّغَةِ ٣٣

﴿ائمہ لغت کے نزدیک خاتم کا معنی﴾

(١) امام ابو منصور محمد بن احمد الازہری (٢٨٢۔٣٧٠ھ) ٣٣

(٢) امام اسماعیل بن عباد (٣٢٦-٣٨٥ھ) ٣٥

(٣) امام ابن حماد الجوہری (م ٣٩٣ھ) ٣٥

(٤) امام احمد بن فارس بن زکریا (م ٣٩٥ھ) ٣٦

(٥) امام راغب اصفہانی (م ٥٠٢ھ) ٣٧

(٦) امام محمد بن اثیر جزری (م ٦٠٦ھ) ٣٧

(٧) ابو الفضل جمال الدین بن خالد القرشی (م ٦٨١ھ) ٣٨

(٨) علامہ ابن منظور الافریقی (م ٧١١ھ) ٣٨

(٩) علامہ محمد بن ابی بکر الرازی (م ٧٢١ھ) ٤٠

(۱۰) علامہ محمد بن یعقوب الفیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) ٤١

(۱۱) علامہ طاہر پٹنی (م ۹۸۶ ھ) ٤٢

(۱۲) ابو البقاء الحسینی الکفوی (م ۱۰۹۵ھ) ٤٣

(۱۳) علامہ مرتضٰی الزبیدی (م ۱۳۰۶ھ) ٤٣

(۱۴) معلم بطرس البستانی (م ۱۸۸۳ء) ٤٥

آیت کریمہ ﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ سے اِستدلال ٤٥

ختام اور خاتم قریب المعنی ہیں ٤٧

٢. مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عِنْدَ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ ٤٨

﴿ائمہ تفسیر کے نزدیک خاتم النبیین کا معنٰی﴾

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ٦٨ ھ) ٤٨

(۲) امام ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) ٤٨

(۳) امام بغوی شافعی (م ۵۱۶ھ) ٥٠

(۴) امام زمخشری (م ۵۲۸ھ) ٥٠

(۵) امام ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) ٥١

(۶) امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) ٥٢

(۷) امام قرطبی (م ۶۷۱ھ) ٥٣

(۸) امام بیضاوی (م ۶۸۵ھ) ٥٤
(۹) امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ۷۱۰ھ) ٥٤
(۱۰) امام علاؤ الدین بغدادی خازن (م ۷۲۵ھ) ٥٥
(۱۱) امام ابو حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) ٥٦
(۱۲) امام نظام الدین نیشاپوری (م ۷۲۸ھ) ٥٧
(۱۳) حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) ٥٨
(۱۴) امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) ٦٠
(۱۵) امام ابوسعود محمد بن محمد العمادی (م ۹۵۱ھ) ٦٠
(۱۶) شیخ اسماعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) ٦١
(۱۷) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) ٦٢
(۱۸) علامہ شوکانی (م ۱۲۵۵ھ) ٦٤
(۱۹) سید محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ) ٦٤
(۲۰) ملا احمد جیون (۱۱۳۰ھ) ٦٦
اَلْمُقَدَّمَةُ الثَّالِثَةُ فِي أَقْوَالِ أَئِمَّةِ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ ٦٩

١. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ ٧١

﴿ختم نبوت سے متعلق ائمہ حدیث کے اقوال﴾

(۱) امام ابن حبان (م ۳۵۴ھ) ٧١

(۲) قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) ٧٢

(۳) علامہ ابن قیم الجوزیہ (م ۷۵۱ھ) ٧٣

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) ٧٤

(۵) امام بدرالدین عینی (م ۸۵۵ھ) ٧٤

(۶) امام قسطلانی (م ۹۲۳ھ) ٧٥

(۷) ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) ٧٦

(۸) علامہ احمد شہاب الدین خفاجی (م ۱۰۶۹ھ) ٧٧

(۹) امام زرقانی مالکی (م ۱۱۲۲ھ) ٧٨

(۱۰) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۴۷ھ) ٧٨

٢. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ الْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ فِيْ خَتْمِ النُّبُوَّةِ ٨٠

﴿ختم نبوت سے متعلق ائمہ فقہ و عقائد کے اقوال﴾

(۱) امام اعظم ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ٨٠

(۲) امام محمد شہاب الکردری (م ۸۲۷ھ) ۸۱
(۳) امام ابو جعفر الطحاوی (م ۳۲۱ھ) ۸۲
(۴) امام ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ) ۸۲
(۵) امام نجم الدین عمر نسفی (م ۵۳۷ھ) ۸٤
(۶) علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۱ھ) ۸٤
(۷) علامہ ابن ابی العز حنفی (م ۷۹۲ھ) ۸٦
(۸) امام شیخ زین الدین ابن نجیم (م ۹۷۰ھ) ۸۷
۳. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ ۸۹
﴿ختم نبوت سے متعلق ائمہ تصوف کے اقوال﴾
(۱) امام غزالی (م ۵۰۵ھ) ۸۹
(۲) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) ۹۰
(۳) امام عبد الوہاب شعرانیؒ (م ۹۷۳ھ) ۹۱
(۴) حضرت مجدد الف ثانیؒ (م ۱۰۳۴ھ) ۹۱
ماحصل کلام ۹۵
اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ ۹۷

١. قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي ٩٩

﴿فرمان نبی مکرم ﷺ: میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں﴾

٢. إِتْمَامُ النَّبِيِّ ﷺ قَصْرَ النُّبُوَّةِ بِمَجِيْئِهِ ١٠٤

﴿بعثت محمدی سے قصر نبوت کی تکمیل﴾

٣. فَضْلُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ بِستٍّ أَحَدُهَا كَوْنُهُ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ١١٠

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام انبیاء پر چھ خصوصیاتِ فضلیت میں سے ایک آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا ہے﴾

٤. أَسْمَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ١١٥

﴿بعض اسماء النبی ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت﴾

٥. لَا نُبُوَّةَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ١٢٨

﴿نبی مکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں﴾

٦. قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ١٤٠

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمان: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی، (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں﴾

۷. خَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى كَوْنِهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ۱۵۵

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر دلیل ہے﴾

۸. إِنَّ وَفَاةَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ رضی اللہ عنہ ابْنِ الْمُصْطَفٰى ﷺ دَلِيْلٌ عَلٰى خَتْمِ نُبُوَّتِهِ ۱۵۸

﴿جگر گوشۂ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات دلیلِ ختمِ نبوت ہے﴾

۹. قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مُشِيْرًا إِلٰى خَتْمِ نُبُوَّتِهِ ۱۶۰

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: 'اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے' آپ ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل ہے﴾

١٠. كَوْنُ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَآدَمُ عليه السلام مُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ ١٦٢

﴿تخلیقِ آدم علیہ السلام سے قبل ہی حضور ﷺ کے لیے ’خاتم النبیین‘ کا خطاب﴾

١١. إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخِرُ وَلَدِ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ١٦٥

﴿حضور ﷺ اولادِ آدم میں سب سے آخری نبی ہیں﴾

١٢. كَونُ النَّبِيِّ ﷺ أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ ١٦٧

﴿حضور ﷺ تخلیق میں اوّلِ انبیاء اور بعثت میں آخر انبیاء ہیں﴾

١٣. إِخْبَارُهُ ﷺ عَنْ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ الْكَذَّابِيْنَ وَتَصْرِيْحُهُ بِكَوْنِهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ١٧٠

﴿حضور ﷺ کی جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں پیشین گوئی اور اپنے آخری نبی ہونے کی صراحت﴾

١٤. وَحْيُ اللهِ إِلٰى آدَمَ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ١٧٨

﴿حضرت آدم علیہ السلام کی طرف حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وحیِ الٰہی﴾

۱۵. كَوْنُ شَهَادَةِ خَتْمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ علیہ السلام ۱۸۴

﴿حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر ختمِ نبوت کی شہادت﴾

۱۶. قَوْلُ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِي جَوَابِ سُؤَالِ الْقَبْرِ ۱۸۶

﴿سوالِ قبر کے جواب میں ’خاتم النبیین‘ کے الفاظ﴾

۱۷. إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدَهُ خَاتِمُ الْمَسَاجِدِ ۱۸۷

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور مسجدِ نبوی آخری مسجد﴾

۱۸. إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأُمَّةَ الْمُسْلِمَةَ آخِرُ الْأُمَمِ ۱۹۰

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور اُمتِ مسلمہ آخری اُمت ہے﴾

۱۹. قَوْلُ جِبْرَائِيْلَ الْأَمِيْنِ لَيْلَةَ الإِسْرَاءِ: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ۱۹۵

﴿شبِ معراج جبریلِ امین علیہ السلام کا ملائکہ میں اعلان: یہ آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں﴾

٢٠. لَا نُبُوَّةَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بَلْ خِلَافَةٌ ١٩٨

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں بلکہ خلافت ہے﴾

٢١. إِعْلَانُ خَتْمِ النُّبُوَّةِ عَلٰى لِسَانِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأُمَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٢٠٣

﴿روزِ قیامت انبیاء کرام علیہم السلام اور سابقہ قوموں کی زبانوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اِعلان﴾

٢٢. قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٢٠٨

﴿فرمانِ نبوی: ہم بعثت میں سب سے آخر اور روزِ قیامت درجہ میں سب سے اَوّل ہیں﴾

٢٣. إِنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ هِيَ خَيْرُ الْأُمَمِ وَآخِرُ الْأُمَمِ ٢١٣

﴿اُمتِ محمدیہ ہی خیر الامم اور آخر الامم ہے﴾

٢٤. قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا بِأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي خَاتِمُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ ٢١٦

﴿فرمانِ نبوی: میں تم سے توحید اِلٰہی اور ختمِ نبوت و رِسالت کی شہادت کا سوال کرتا ہوں﴾

٢٥. إِعْلَانُ الرَّاهِبِ الْمَسِيْحِيِّ فِي سُوْقِ بُصْرٰی أَنَّ النَّبِيَّ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ ٢١٨

﴿بصریٰ کے بازار میں ایک مسیحی راہب کا اعلان کہ نبی ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری ہیں﴾

٢٦. شَهَادَةُ الرَّاهِبِ مِنَ الْأُمَّةِ الْمَسِيْحِيَّةِ عَلٰی خَتْمِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ٢٢٠

﴿ختمِ نبوتِ محمدی پر ایک مسیحی راہب کی گواہی﴾

٢٧. تَعْلِيْمُ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ صِيْغَةَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ ٢٢٣

﴿حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو 'خاتم النبیین' کے الفاظ پر مشتمل درود پاک کی تعلیم دیتے تھے﴾

٢٨. بَيَانُ خَتمِ النُّبُوَّةِ مِنْ تَمْثِيلِ خَتمِ الْهِجْرَةِ ٢٢٧

﴿ختمِ ہجرت کی تمثیل میں ختمِ نبوت کا بیان﴾

٢٩. جَرَيَانُ قَوْلِ 'خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ' عَلٰى لِسَانِ أَحَدِ الصَّحَابَةِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ ٢٢٩

﴿ایک صحابی کی زبان پر بعد اَز وفات 'خاتم النبیین' کے الفاظ جاری ہونا﴾

٣٠. تَعَجُّبُ قَوْمِ نُوحٍ مِنْ شَهَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهٖ ٢٣١

﴿حضور ﷺ اور آپ کی اُمت کی گواہی پر قومِ نوح کا تعجب﴾

٣١. شَهَادَةُ الضَّبِّ عَلٰى خَتْمِ نُبُوَّتِهٖ ٢٣٣

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت پر ایک گوہ کی گواہی﴾

٣٢. وَحْيُ بِعْثَةِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ إِلٰى سَيِّدِنَا يَعْقُوبَ عليه السلام ٢٣٦

﴿حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف بعثتِ خاتم الانبیاء کی وحی﴾

٣٣. إِعْلَانُ بِعْثَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِي وَادِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ ٢٣٧

﴿وادیِ مکہ میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا اعلان﴾

اَلْمُقَدَّمَةُ الْأُوْلىٰ

فِي

الْقُرْآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝ (الأحزاب، ۳۳/ ۴۰)

محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۝

(۲) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۝ (البقرة، ۲/ ۹۷)

آپ فرما دیں جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے) کیوں کہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے (سراسر) ہدایت اور خوشخبری ہے۝

(۳) قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۝

(البقرة، ۲/ ۱۳۶)

(اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر (بھی) جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف اتاری گئی اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو عطا کی گئیں اور (اسی طرح) جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک (پر بھی ایمان) میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔

(٤) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرة، ٢/١٤٣)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو۔

(٥) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (البقرة، ٢/٢٨٥)

(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان

لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

(٦) وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِكُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ ○ فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ (آل عمران، ۳/ ۸۱-۸۲)

اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول (ﷺ) تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے، فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا: ہم نے اِقرار کر لیا، فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں○ (اب پوری نسل آدم کے لیے تنبیہاً فرمایا) پھر جس نے اس (اقرار) کے بعد روگردانی کی پس وہی لوگ نافرمان ہوں گے○

(٧) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران، ٣/١٤٤)

اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر آپ (ﷺ) وفات فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی کیا ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ دین اسلام کے حق نہ ہونے پر یا ان کے سچے رسول نہ ہونے پر محمول کرو گے)، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب (مصائب پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا○

(٨) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا○

(النساء، ٤/٥٩)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ

پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہےo

(۹) وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاo

(النساء، ٤/ ٧٩)

اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور (آپ کی رسالت پر) اللہ گواہی میں کافی ہے۔

(۱۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًاo

(النساء، ٤/ ١٣٦)

اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیاo

(۱۱) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ج وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا○

(النساء، ٤/١٦٣)

(اے حبیب!) بیشک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھی۔

(١٢) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا○ (النساء، ٤/١٧٠)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول (ﷺ) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیوں کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○

(١٣) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ

مِّنۡهُ وَفَضۡلٍ ۙ وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا○

(النساء، ۴/ ۱۷۴-۱۷۵)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی کی صورت میں ذاتِ حق جل مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نُور (بھی) اتار دیا ہے○ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو عنقریب (اللہ) انہیں اپنی (خاص) رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، اور انہیں اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھائے گا○

(۱۴) اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ○ (المائدة، ۵/ ۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔ پھر اگر کوئی شخص بھوک (اور پیاس) کی شدت میں اضطراری (یعنی انتہائی مجبوری کی) حالت کو پہنچ جائے (اس شرط کے ساتھ) کہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو (یعنی حرام چیز گناہ کی رغبت کے باعث نہ کھائے) تو بے شک

اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے○

(١٥) اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ○ (الأعراف، ٧/١٥٧-١٥٨)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن

سے اُن کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے - ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم وتوقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں○ آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سوتم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو شانِ اُمیّت کا حامل نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاسکو○

(۱۶) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○ (التوبہ، ۹/۳۳)

وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔

(١٧) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo (الأنبياء، ٢١/١٠٧)

اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo

(١٨) وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰی وَعِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًاo لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًاo

(الأحزاب، ٣٣/٧-٨)

اور (اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیاo تاکہ (اللہ) سچوں سے اُن کے سچ کے بارے میں دریافت فرمائے اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہےo

(١٩) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًاo

(سبا، ٣٤/٢٨)

اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیںo

(٢٠) وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَيْکَ وَاِلَی الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ لَئِنْ اَشْرَکْتَ

لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ○ (الزمر، ۳۹/ ۶۵)

اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا○

(۲۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِہٖ یُؤۡتِکُمۡ کِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِہٖ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ط وَاللہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ○ (الحدید، ۵۷/ ۲۸)

اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسولِ (مکرّم ﷺ) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصّے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرما دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(۲۲) ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ ط وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ○ (الجمعۃ، ۶۲/ ۲-۳)

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo اور اِن میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اِس رسول ﷺ کو تزکیہ و تعلیم کے لیے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی اِن کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے)، اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہےo

(۲۳) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ. (الصف، ٦١/٦)

اور جب (حضرت) عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا (کہ) اے بنی اسرائیل! میں اللہ کا رسول ہوں (جو) تمہاری طرف (بھیجا) گیا ہوں (میں) تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔[1]

---

(۱) ان آیات سے ختمِ نبوت پر استدلال کی تفصیلات اور موضوعِ زیرِ بحث سے متعلقہ مزید آیات کے لیے راقم کی کتاب 'عقیدۂ ختمِ نبوت' کا مطالعہ فرمائیں۔

اَلْمُقَدَّمَةُ الثَّانِيَةُ

فِي

الْمَعْنٰى وَالْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ

١. مَعْنٰی خَاتَمٍ عِنْدَ أَئِمَّةِ اللُّغَةِ

﴿ائمہ لغت کے نزدیک خاتم کا معنی﴾

(۱) امام ابو منصور محمد بن احمد الازہری (۲۸۲-۳۷۰ھ)

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْأَزْهَرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ فِي اللُّغَةِ:

قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ النَّحْوِيُّ مَعْنٰی طَبْعٍ فِي اللُّغَةِ وَخَتْمٍ وَاحِدٌ، وَهُوَ التَّغْطِيَةُ عَلَی الشَّيءِ وَالْاِسْتِيْثَاقُ مِنْ أَنْ يَدْخُلَهُ شَيءٌ، كَمَا قَالَ: ﴿اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾.(۱)

امام ابو منصور ازہری التهذيب في اللغة میں بیان کرتے ہیں:

ابو اسحاق نحوی نے کہا: لغت میں طبع اور ختم کا معنی ایک ہی ہے اور وہ ہے: کسی شے کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تاکہ اس میں کوئی شے داخل نہ ہو سکے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'یا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں'۔

قَالَ الزَّجَّاجُ فِي قَوْلِهِ ﷻ ﴿خَتَمَ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ﴾: مَعْنٰی خَتْمٍ فِي اللُّغَةِ وَ ''طَبْعٍ'' وَاحِدٌ وَهُوَ التَّغْطِيَةُ عَلَی الشَّيءِ وَالْاِسْتِيْثَاقُ

(۱) الأزهري في التهذيب في اللّغة، ١/ ٢٤٠۔

مِنهُ لِئَلَّا يَدْخُلُهُ شَيءٌ.(۱)

زجاج نے ارشاد باری تعالیٰ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ کے حوالے سے کہا ہے: لغت میں ختم اور طبع کا معنی ایک ہی ہے اور وہ ہے: کسی شے کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تاکہ اس میں کوئی شے داخل نہ ہو سکے۔

وَقَالَ أَيْضًا: وَخَاتَمُ كُلِّ شَيْءٍ آخِرُهُ.(۲)

آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں: اور ہر شے کا خاتم اس کا آخر ہے۔

قَالَ الْأَزْهَرِيُّ أَيْضًا: وَقَوْلُهُ ﷻ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ مَعْنَاهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ وَمِنْ أَسْمَائِهِ ''الْعَاقِبُ'' أَيْضًا مَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.(۳)

امام ابو منصور ازہری بیان کرتے ہیں: اور ارشاد باری تعالیٰ ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں﴾ کا معنی 'تمام نبیوں کا فرد آخر' ہے۔ اور آپ ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ایک 'عاقب' ہے جس کے معنی بھی 'سب انبیاء کے آخری فرد' کے ہیں۔

---

(۱) الأزهري في التهذيب في اللغة، ۱/۱۱۱۳۔

(۲) الأزهري في التهذيب في اللغة، ۱/۱۱۱۳۔

(۳) الأزهري في التهذيب في اللغة، ۱/۱۱۱۴۔

(۲) امام اسماعیل بن عباد (۳۲۶-۳۸۵ھ)

قَالَ الْإِمَامُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّادٍ فِي الْمُحِيطِ فِي اللُّغَةِ: وَخِتَامُ الْوَادِي: أَقْصَاهُ وَخَاتِمَةُ السُّوْرَةِ آخِرُهَا. وَكَذٰلِکَ خَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ.(۱)

امام اسماعیل بن عباد المحیط في اللغة میں بیان کرتے ہیں: اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارا ہے اور سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور یہی معنی ہر شے کے خاتم کا ہے۔

(۳) امام ابن حماد الجوہری (م ۳۹۳ھ)

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ حَمَّادٍ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ: وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ بِكَسْرِ التَّاءِ وَفَتْحِهَا وَالْخَيْتَامُ وَالْخَاتَامُ كُلُّهُ بِمَعْنًى وَالْجَمْعُ: اَلْخَوَاتِيْمُ وَخَاتِمَةُ الشَّيْءِ آخِرُهُ. وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.(۲)

امام ابن حماد الجوہری الصحاح میں لفظِ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خاتم تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام ان سب (الفاظ)

(۱) إسماعيل بن عباد في المحيط في اللغة، ۴/۳۱۵۔

(۲) الجوهري في الصحاح في اللغة، ۱/۳۳۰۔

کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہیں۔

(۴) امام احمد بن فارس بن زکریا (م ۳۹۵ھ)

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ زَكَرِيَّا فِي مَقَايِيسِ اللُّغَةِ: خَتُمٌ: وَهُوَ بُلُوْغُ آخِرِ الشَّيْءِ: يُقَالُ: خَتَمْتُ الْعَمَلَ وَخَتَمَ الْقَارِئُ السُّوْرَةَ. فَأَمَّا الْخَتَمُ، وَهُوَ الطَّبْعُ عَلَى الشَّيْءِ فَذَلِكَ مِنَ الْبَابِ أَيْضًا، لِأَنَّ الطَّبْعَ عَلَى الشَّيْءِ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بَعْدَ بُلُوْغِ آخِرِهِ ...... وَالْخَاتَمُ مُشْتَقٌّ مِنْهُ. وَالنَّبِيُّ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لِأَنَّهُ آخِرُهُمْ. (۱)

امام ابن زکریا مقاییس اللغة میں بیان کرتے ہیں: ختم کا معنی کسی چیز کے آخر پر پہنچنا ہے۔ کہا جاتا ہے: میں نے کام ختم کر لیا اور قاری نے سورت ختم کر لی۔ پھر ختم کا معنی کسی شے پر مہر کرنا بھی ہے اور یہ بھی اسی باب سے ہے کیونکہ کسی شے پر مہر اس کے آخر پر پہنچنے کے بعد ہی لگائی جاتی ہے۔ اور خاتم اسی سے مشتق (derived) ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ آپ ﷺ ان سب سے آخر پر (مبعوث ہوئے) ہیں۔

---

(۱) ابن زكريا في مقاييس اللغة/۳۲٤۔

(۵) امام راغب اصفہانی (م۵۰۲ھ)

قَالَ الْإِمَامُ رَاغِبُ الْأَصْفَهَانِيُّ فِي الْمُفْرَدَاتِ فِي غَرِيْبِ الْقُرْآنِ: وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لِأَنَّهٗ خَتَمَ النُّبُوَّةَ أَيْ: تَمَّمَهَا بِمَجِيْئِهٖ.(۱)

امام راغب اصفہانیؒ اپنی شہرۂ آفاق کتاب المفردات في غريب القرآن میں خاتم النبیین کے ذیل میں لکھتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے (سلسلہ) نبوت ختم فرما دیا یعنی اپنی بعثت سے اسے مکمل فرما دیا۔

(۶) امام محمد بن اثیر جزری (م۶۰۶ھ)

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيْرِ الْجَزَرِيُّ: فِيْهِ: (آمِيْنُ خَاتَمُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ)، قِيْلَ: مَعْنَاهُ طَابَعُهُ وَعَلَامَتُهُ الَّتِي تَدْفَعُ عَنْهُمُ الْأَعْرَاضَ وَالْعَاهَاتِ، لِأَنَّ خَاتَمَ الْكِتَابِ يَصُوْنُهُ وَيَمْنَعُ النَّاظِرِيْنَ عَمَّا فِي بَاطِنِهٖ وَتُفْتَحُ تَاؤُهُ وَتُكْسَرُ، لُغَتَانِ.(۲)

امام ابن اثیر جزری لفظ خاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں: حدیث میں ہے کہ آمین اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں پر خاتم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا

---

(۱) الأصفهاني في المفردات في غريب القرآن، كتاب الخاء۔

(۲) ابن الأثير في النهاية، ۲/ ۱۰۔

معنی اللہ تعالیٰ کی مہر اور ایسی علامت ہے جو ان سے بیماریوں اور آفتوں کو دور کرتی ہے، کیونکہ جب مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے تو وہ مکتوب کو کسی اور چیز کے دخول سے محفوظ رکھتی ہے اور لوگوں کو اس مکتوب کے دیکھنے سے منع کرتی ہے۔

خاتَم اور **خاتِم** اس لفظ میں دو لغتیں ہیں۔

(۷) ابو الفضل جمال الدین بن خالد القرشی (م ۶۸۱ھ)

قَالَ ابْنُ خَالِدٍ الْقَرَشِيُّ فِي صُرَاحِ اللُّغَةِ: خَاتِمَةُ الشَّيْءِ آخِرُهُ وَمُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ بِالْفَتحِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ. (۱)

ابن خالد القرشی اپنی کتاب صراح اللغة میں خاتمہ کے معنی کسی شے کے آخر کے ہیں اور اسی معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء یعنی سب سے آخری نبی ہیں۔

(۸) علامہ ابن منظور الافریقی (م ۷۱۱ھ)

قَالَ ابْنُ مَنْظُوْرٍ الْأَفْرِيْقِيُّ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ: وَخَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ وَخَاتِمَتُهُ: عَاقِبَتُهُ وَآخِرُهُ. (۲)

ابن منظور افریقی لسان العرب میں بیان کرتے ہیں: خاتم اور خاتمہ ہر چیز

---

(۱) ابن خالد في صراح اللغة، باب الميم، فصل الخاء/۲۸۸۔

(۲) ابن منظور في لسان العرب، ۱۲/۱٦٤۔

کے آخر اور انجام کو کہا جاتا ہے۔

وَقَالَ أَيْضًا فِي مِثَالِهِ: خِتَامُ الْوَادِي أَقْصَاهُ وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ آخِرُهُمْ. عَنِ اللِّحْيَانِيِّ: وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

ختام الوادی، وادی کے آخری کنارے کو کہتے ہیں اور ختام القوم، خاتِم القوم (بکسر التاء) اور خاتَم القوم (بفتح التاء)، ان سب کا معنی ہے: 'قوم کا آخری فرد'۔ اسی معنی میں لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں (کیونکہ آپ ﷺ باعتبارِ بعثت گروہِ انبیاء کے آخری فرد ہیں)۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ مَنْظُوْرٍ: قَالَ الْأَزْهَرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ:

وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ (بِكَسْرِ التَّاءِ وَبِفَتْحِهَا) مِنْ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ أَيْ آخِرُهُمْ. قَالَ: وَقَدْ قُرِیءَ وَخَاتِمَ، وَقَوْلُ الْعَجَّاجِ: مُبَارَكٌ لِلْأَنْبِيَاءِ خَاتِمِ، إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى الْقِرَاءَةِ الْمَشْهُوْرَةِ فَكَسَرَ، وَمِنْ أَسْمَائِهِ الْعَاقِبُ أَيْضًا وَمَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.(١)

---

(١) ابن منظور في لسان العرب، باب حرف الميم، فصل الخاء، ١٢/١٦٤۔

علامہ ابن منظور بیان کرتے ہیں کہ اُزہری نے التهذيب میں بیان کیا:

خاتم اور خاتَم (تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ یہ دونوں) حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں ہے: ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں﴾ یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے آخر پر ہیں۔ اور اسے خاتِم (بکسر التاء) بھی پڑھا گیا ہے اور عجاج کا قول ُمبارَک للأنبياء خاتِمِ' قراءتِ مشہورہ پر کسرہ کے ساتھ ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے 'عاقب' ہے جس کا معنی بھی 'انبیاء کا آخر' ہے۔

(۹) علامہ محمد بن ابی بکر الرازی (م ۷۲۱ھ)

قَالَ فِي كِتَابِهِ مُخْتَارِ الصِّحَاحِ فِي مَعْنَى لَفْظِ الْخَاتِمِ: وَالْخَاتَمُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِهَا وَالْخَيْتَامُ وَالْخَاتَامُ كُلُّهُ بِمَعْنًى وَالْجَمْعُ الْخَوَاتِيمُ وَخَاتِمَةُ الشَّيْءِ آخِرُهُ وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.[1]

امام رازی اپنی کتاب مختار الصحاح میں لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خاتم تاء کی زبر اورزیر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام ان سب (الفاظ) کے ایک ہی معنی ہیں اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمے

---

(۱) الرازي في مختارالصحاح/۷۱۔

سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہیں۔

(۱۰) علامہ محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)

قَالَ الْفَيْرُوْزَ آبَادِيُّ فِي الْقَامُوْسِ الْمُحِيْطِ: خَتَمَهُ يَخْتِمُهُ خَتْمًا وَخِتَامًا، طَبَعَهُ وَعَلَى قَلْبِهِ جَعَلَهُ لَا يَفْهَمُ شَيْئًا وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْئٌ وَالشَّيْئُ خَتْمًا بَلَغَ آخِرَهُ.

علامہ فیروز آبادی اپنی کتاب **القاموس المحیط** میں لفظ ختم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ختمه یختمه ختمًا وختامًا کے معنی ہیں کہ اس نے اس پر مہر کر دی اور اس کے دل پر مہر کر دی سے مراد ہے کہ اسے ایسا بنا دیا کہ وہ نہ تو کچھ سمجھتا ہے اور نہ اس سے کوئی خیر کی بات ہی نکلتی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے سوچنے سمجھنے اور نیکی کی طرف راغب ہونے کے تمام راستے مسدود کر دیے ہیں) اور کسی شے کو ختم کرنے کا مفہوم ہے اس کے آخر پر پہنچنا۔

وَقَالَ أَيْضًا: وَالْخَاتَمُ ...... مِنْ كُلِّ شَيْءٍ عَاقِبَتُهُ وَآخِرَتُهُ كَخَاتِمَتِهِ وَآخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتِمِ. (۱)

(۱) فيروز آبادي في القاموس المحيط، فصل الخاء، باب الميم، ٤/ ١٠٤۔

اور لفظ خاتَم کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں: اور خاتَم (تاء پر زبر) کے معنی ہیں: کسی شے کے اخیر میں آنے والا اور کسی شے کا آخر، خاتمہ کی طرح اور آخرِ قوم، خاتِم (تاء پر زیر) کی طرح۔

(۱۱) علامہ طاہر پٹنی (م ۹۸۶ھ)

لغاتِ حدیث کی ایک معتبر کتاب مجمع البحار (۱/۳۲۹) میں لفظ خاتم کا معنی درج ذیل ہے:

خَاتِمُ النُّبُوَّةِ بِكَسْرِ التَّاءِ أَيْ فَاعِلِ الْخَتْمِ وَهُوَ الْإِتْمَامُ وَبِفَتْحِهَا بِمَعْنَى الطَّابَعِ أَيْ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.

خاتِم النبوۃ میں تاء کی زیر کے ساتھ خاتِم ہو یعنی ختم کا فاعل ہو تو اس کا معنی ہوگا نبوت کو تمام کرنے والا۔ اور تاء کی زبر کے ساتھ خاتَم ہو تو اس کا معنی مہر ہوگا، یعنی وہ شے جو اس پر دلالت کرے کہ اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسی کتاب میں (۱/۳۳۰) اس لفظ کی مزید وضاحت یوں بیان ہوئی ہے:

اَلْخَاتَمُ وَالْخَاتِمُ مِنْ أَسْمَائِهٖ ﷺ بِالْفَتْحِ اِسْمٌ أَيْ آخِرُهُمْ وَبِالْكَسْرِ اِسْمُ فَاعِلٍ.

(تاء کی زیر اور زبر کے ساتھ) خاتِم اور خاتَم حضور نبی اکرم ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ تاء پر زبر کے ساتھ اسم ہے جس کے معنی آخر کے

ہیں، اور زیر کے ساتھ اسم فاعل ہے جس کے معنی ختم یا تمام کرنے والے کے ہیں۔

(۱۲) ابو البقاء الحسینی الکفوی (م ۱۰۹۵ھ)

علامہ ابو البقاء کی کتاب کلیات میں جسے لغات عرب میں انتہائی معتمد کتاب کا درجہ حاصل ہے اس لغوی تحقیق کو یوں واضح کیا گیا ہے:

وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا خَاتِمَ الْأَنْبِيَاءِ لِأَنَّ الْخَاتِمَ اٰخِرُ الْقَوْمِ. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾. (۱)

اور ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لیے رکھا گیا کہ خاتم آخرِ قوم کو کہتے ہیں اور اسی معنی میں ارشاد باری تعالیٰ ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں﴾ ہے کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں ہیں۔

(۱۳) علامہ مرتضٰی الزبیدی (م ۱۳۰٦ھ)

علامہ زبیدی اپنی کتاب تاج العروس میں لفظِ خاتم کے ذیل میں

---

(۱) أبو البقاء في الکلیات/۳۱۹۔

لکھتے ہیں:

وَالْخَاتِمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ عَاقِبَتُهُ وَآخِرَتُهُ كَخَاتِمَتِهِ وَالْخَاتِمُ: آخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتِمِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ أَيْ آخِرُهُمْ. (١)

اور ہر شے کے خاتم کے معنی اس کے اخیر اور آخر کے ہیں، کسی شے کے خاتمہ کی طرح اور خاتَم (تاء کی کسرہ اور فتح کے ساتھ) کے معنی خاتم کی طرح آخرِقوم کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ﴿اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں﴾ اسی معنی میں ہے یعنی تمام انبیاء کے فردِ آخر۔

موصوف اس حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

وَخِتَامُ الْوَادِيْ أَقْصَاهُ وَخِتَامُ الْقَوْمِ: آخِرُهُمْ، عَنِ اللِّحْيَانِيِّ وَمِنْ أَسْمَائِهِ ﷺ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوَ الَّذِيْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ بِمَجِيْئِهِ. (٢)

اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارا ہے اور قوم کے ختام سے مراد اس کا آخری فرد ہے۔ لحیانی سے منقول ہے کہ ختم اور خاتم (تا کی زیر کے ساتھ اور زبر کے ساتھ یہ دونوں) حضور نبی اکرم ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہیں۔ اور خاتم وہ ذات ہے جس نے اپنی تشریف آوری سے (سلسلہ) نبوت ختم فرما دیا۔

---

(١) الزبيدي في تاج العروس، فصل الخاء من باب الميم، ١٦/١٩٠۔

(٢) الزبيدي في تاج العروس، فصل الخاء من باب الميم، ١٦/١٩١۔

(۱۴) معلم بطرس البستانی (م ۱۸۸۳ء)

موصوف کے نزدیک لفظ ختم اور خاتم کے معنی کی وضاحت درج ذیل ہے:

خَتَمَ الشَّيْءَ خَتْمًا بَلَغَ آخِرَهُ وَالْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ قَرَأَهُ كُلَّهُ وَأَتَمَّهُ.

اس نے (فلاں) شے کو ختم کیا (کا معنی ہے کہ) وہ اس کے آخر پر پہنچا۔ اور قرآن اور (کسی کتاب) کو ختم کیا (یعنی) اسے پورے کا پورا پڑھا اور مکمل کیا۔

اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَالْخَاتَامُ آخِرُالْقَوْمِ.

خاتِم (تاء پر زیر) اور خاتَم (تاء پر زبر) اور خاتام کے معنی آخر قوم کے ہیں۔

اَلْخَاتِمَةُ مُؤَنَّثُ الْخَاتِمِ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَقْصَاهُ وَتَمَامُهُ وَعَاقِبَتُهُ وَآخِرَتُهُ كَخَاتِمَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِ. (۱)

خاتمہ خاتم کا مؤنث ہے اور کسی شے کے خاتمہ سے مراد اس کا انتہائی کنارا، اخیر اور آخر ہے، جیسے کتاب کا خاتمہ وغیرہ۔

آیت کریمہ ﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ سے اِستدلال

اہلِ لغت نے لفظِ خاتم کے مذکورہ معنی کی تائید میں آیت کریمہ ﴿خِتٰمُهٗ

(۱) البستاني في محيط المحيط/۲۱۷۔

مِسْكٌ﴾[1] سے بھی استدلال کیا ہے، علامہ جوہری لکھتے ہیں:

﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ أَيْ آخِرُهٗ لِأَنَّ آخِرَ مَا يَجِدُوْنَهٗ رَائِحَةُ الْمِسْكِ.[2]

﴿اس کا ختام کستوری ہوگا﴾ یعنی اس کا آخر کیونکہ اہلِ جنت کو اس مشروب کے آخر پر کستوری کی خوشبو حاصل ہوگی۔

امام ابن زکریا اس حوالے سے لکھتے ہیں:

﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ أَيْ إِنَّ آخِرَ مَا يَجِدُوْنَهٗ مِنْهُ عِنْدَ شُرْبِهِمْ إِيَّاهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ.[3]

اس کا ختام کستوری ہو گا یعنی اہلِ جنت اس مشروبِ خاص کو نوش کرنے کے بعد آخر پر کستوری کی خوشبو پائیں گے۔

لسان العرب اور تاج العروس میں مرقوم ہے:

وَخِتَامُ كُلِّ مَشْرُوْبٍ: آخِرُهُ. وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ ﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ أَيْ آخِرُهُ لِأَنَّ آخِرَ مَا يَجِدُوْنَهٗ رَائِحَةُ الْمِسْكِ.[4]

---

(١) المطففين، ٢٦/٨٣

(٢) الجوهري في الصحاح في اللغة، ١/٣٧٩۔

(٣) ابن زكريا في معجم مقاييس اللغة، ١/٣٢٤۔

(٤) ابن منظور في لسان العرب، ١٢/١٦٤، والزبيدي في تاج العروس،

اور ہر مشروب کے ختام سے مراد اس کا آخر ہے۔ قرآن عزیز میں ہے ﴿اس کا ختام کستوری ہوگا﴾ یعنی اس کا آخر، کیونکہ اہل جنت کو اس مشروب کے آخر پر کستوری کی خوشبو آئے گی۔

ختام اور خاتم قریب المعنی ہیں

فراء کے نزدیک ختام اور خاتم قریب المعنی الفاظ ہیں:

قَالَ الْفَرَّاءُ: وَالْخَاتِمُ وَالْخِتَامُ مُتَقَارِبَانِ فِي الْمَعْنَى، إِلَّا أَنَّ الْخَاتِمَ الْإِسْمُ وَالْخِتَامَ الْمَصْدَرُ. (١)

فراء کہتے ہیں: خاتم اور ختام دونوں قریب المعنی الفاظ ہیں، مگر یہ کہ خاتم اسم ہے اور ختام مصدر ہے۔

.... ١٦/١٩١۔

(١) ابن منظور في لسان العرب، فصل الخاء، ١٢/١٦٤۔

٢. مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عِنْدَ أَئِمَّةِ التَّفْسِيْرِ

﴿ائمہ تفسیر کے نزدیک خاتم النبیین کا معنیٰ﴾

جملہ متقدمین و متاخرین ائمہ تفسیر نے سورۂ احزاب کی آیت: ۴۰ کی تشریح و توضیح اور تفسیر کرتے ہوئے **خاتم النبیین** کا معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہی کیا ہے۔ چند معروف ائمہ تفسیر کی آراء درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ۶۸ھ)

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ خَتَمَ اللهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهُ فَلَا يَكُوْنُ نَبِيٌّ بَعْدَهُ.(۱)

خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرما دیا ہے پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(۲) امام ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ)

امام المفسرین ابن جریر طبری **خاتم النبیین** کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱) فيروز آبادي في تنوير المقباس من تفسير ابن عباس/۳٥٤۔

وَلٰكِنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، الَّذِیْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ. (1)

لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہو کر) سلسلہ نبوت ختم فرما دیا ہے اور اس پر مہر ثبت کر دی ہے اور قیامت تک آپ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لیے نہیں کھلے گی۔‘‘

امام ابن جریر طبری اختلافِ قراءت کی صورت میں لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہیں:

۱۔ اگر یہ لفظ بکسر التاء یعنی خَاتِم پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا:

إِنَّهُ الَّذِیْ خَتَمَ الْأَنْبِيَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ.

وہ ذات جس نے (سلسلۂ) انبیاء علیہم السلام ختم فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور ان تمام انبیاء پر درود (بصورت رحمت) بھیجے۔‘‘

۲۔ اگر یہ لفظ بفتح التاء یعنی خَاتَم پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا:

إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ. (2)

بیشک آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

---

(۱) الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۲۲/۱۲۔

(۲) الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۲۲/۱۳۔

(٣) امام بغوی شافعی (م ٥١٦ھ)

محی السنہ امام بغوی شافعی خاتم النبیین کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ خَتَمَ اللهُ بِهِ النُّبُوَّةَ وَقَرَأَ ابْنُ عَامِرٍ وَابْنُ عَاصِمٍ (خَاتَمَ) بِفَتْحِ التَّاءِ عَلَى الْاِسْمِ أَيْ آخِرُهُمْ، وَقَرَأَ الْآخَرُوْنَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى الْفَاعِلِ لِأَنَّهُ خَتَمَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ فَهُوَ خَاتِمُهُمْ.(١)

﴿لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں﴾ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرما دی ہے۔ ابن عامر اور ابن عاصم نے (لفظ خاتم) بر بنائے اسم زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آخرِ انبیاء اور دیگر (اہلِ فن) نے بر بنائے فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا۔ سو آپ ﷺ ان کے خاتم ہیں۔

(٤) امام زمخشری (م ٥٢٨ھ)

امام زمخشری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے تناظر میں حضور ﷺ کے آخر الانبیاء ہونے کی خصوصیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

---

(١) البغوي في معالم التنزيل، ٣/٥٣٣۔

فَإِنْ قُلْتَ: كَيْفَ كَانَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَعِيسٰى يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ؟ قُلْتُ: مَعْنَى كَوْنِهِ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنَّهُ لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ وَعِيسٰى مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ وَحِيْنَ يَنْزِلُ يَنْزِلُ عَامِلًا عَلَى شَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) مُصَلِّيًا إِلَى قِبْلَتِهِ كَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهِ. (۱)

اگر آپ کہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں (یعنی قرب قیامت میں) نازل ہوں گے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد کوئی شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہیں ہوگا۔ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں آپ ﷺ (کی بعثت) سے قبل نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے پیرو ہوں گے اور انہی کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے گویا کہ وہ آپ ﷺ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

(۵) علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ)

علامہ ابن جوزی خاتم کے معنی کی وضاحت انتہائی جامع الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں:

---

(۱) الزمخشري في الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، ۳/ ۵۴۴-۵۴۵۔

خَاتِمٌ بِكَسْرِ التَّاءِ فَمَعْنَاهُ: وَخَتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَمِنْ فَتْحِهَا، فَالْمَعْنَى: آخِرُ النَّبِيِّيْنَ. (١)

لفظ خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے: حضور ﷺ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے، اور اگر تا کی زبر کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(٦) امام فخر الدین رازی (م ٦٠٦ھ)

امام فخر الدین رازی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ وَذَالِكَ لِأَنَّ النَّبِيَّ الَّذِي يَكُوْنُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ النَّصِيْحَةِ وَالْبَيَانِ يَسْتَدْرِكُهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، وَأَمَّا مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ يَكُوْنُ أَشْفَقَ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَأَهْدٰى لَهُمْ وَأَجْدٰى، إِذْ هُوَ كَوَالِدٍ لِوَلَدِهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَيْرُهُ مِنْ أَحَدٍ. (٢)

اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں (آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں)۔ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آنا ہوتا تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا جسے بعد میں آنے والا مکمل کرتا، لیکن جس نبی کے بعد اور کوئی نبی آنے

---

(١) ابن الجوزي في زاد المسير في علم التفسير، ٦/٣٩٣۔

(٢) الرازي في التفسير الكبير، ٢٥/٢١٤۔

والا نہ ہو تو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لیے واضح قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے کیونکہ اس کی مثال ایسے باپ کی طرح ہوتی ہے جو جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست اور کفیل نہ ہوگا۔

(۷) امام قرطبی (م ۶۷۱ھ)

امام قرطبی مالکی لفظ خاتم کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

وَخَاتَمْ قَرَأَ عَاصِمٌ وَحْدَهُ بِفَتْحِ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُمْ بِهِ خُتِمُوْا فَهُوَ كَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَهُمْ، وَقَرَأَ الْجُمْهُوْرُ بِكَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ. (۱)

صرف عاصم (قاری) نے خاتم تاء کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ ان (انبیاء) کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ پس آپ ان کے لیے مہر کی طرح ہیں (یعنی آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء پر مہر ثبت کر دی ہے)۔ جمہور نے خاتِم تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا ہے، یعنی آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے۔

(۱) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۴/۱۹۶۔

(٨) امام بیضاوی (م ٦٨٥ھ)

امام بیضاوی شافعی خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَآخِرُهُمُ الَّذِيْ خَتَمَهُمْ أَوْ خُتِمُوْا بِهٖ عَلَى قِرَاءَة عَاصِمٍ بِالْفَتْحِ وَلَا يَقْدَحُ فِيْهِ نُزُوْلُ عِيْسٰى بَعْدَهُ لِأَنَّهُ إِذَا نَزَلَ كَانَ عَلٰى دِيْنِهٖ. [1]

آپ ﷺ (بعثت کے اعتبار سے) انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے (تشریف لا کر) ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی ہے اور ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد (دوبارہ قربِ قیامت میں) نازل ہونا آپ ﷺ کی ختمِ نبوت میں حارج نہیں ہے (کیونکہ انہیں آپ ﷺ کی بعثت سے قبل منصبِ نبوت پر فائز کیا گیا تھا) چنانچہ اب وہ حضور ﷺ کے دین اور شریعت کے متبع اور پیروکار کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

(٩) امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی (م ٧١٠ھ)

امام نسفی اس حوالے سے فرماتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ﴾ ...... أَيْ آخِرُهُمْ يَعْنِيْ لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَعِيْسٰى مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ وَحِيْنَ يَنْزِلُ يَنْزِلُ عَامِلاً عَلٰى شَرِيْعَةِ

---

(١) البيضاوي في أنوار التنزيل، ٣/٣٨٥۔

مُحَمَّدٍ ﷺ كَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهٖ. (۱)

خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں (بعثت کے اعتبار سے) آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل کریں گے اور حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے۔

(۱۰) امام علاؤ الدین بغدادی خازن (م ۷۲۵ھ)

امام علاؤ الدین بغدادی خازن اس نکتے پر اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ خَتَمَ اللهُ بِهِ النُّبُوَّةَ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدَهُ أَيْ وَلَا مَعَهُ. (۲)

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم فرما دی ہے اب آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ اس (یعنی نبوتِ محمدی ﷺ) میں کسی قسم کی شراکت یا حصہ داری۔

وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا کی تفسیر میں آگے لکھتے ہیں:

---

(۱) النسفي في مدارك التنزيل، ۳/۳۰٦۔

(۲) الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳/٤٧٠۔

أَي دَخَلَ فِي عِلْمِهٖ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.[1]

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۱۱) امام ابو حیان اندلسی (م۷۵۴ھ)

امام ابو حیان اندلسی لکھتے ہیں:

وَقَرَأَ الْجَمْهُوْرُ بِكَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ ...... وَرُوِيَ عَنْهُ ﷺ أَلْفَاظٌ تَقْتَضِيْ نَصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ ﷺ، وَالْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَتَنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَلَا يَرِدُّ نُزُوْلُ عِيْسٰى آخِرَ الزَّمَانِ، لِأَنَّهُ مِمَّنْ نَبِئَ قَبْلَهُ، وَيَنْزِلُ عَامِلًا عَلٰى شَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، مُصَلِّيًا إِلٰى قِبْلَتِهٖ كَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهٖ.[2]

اور جمہور نے اسے تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اس معنی میں کہ حضور ﷺ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں یعنی آپ ﷺ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ سے جو الفاظ روایت کیے گئے ہیں (متعدد متواتر احادیث کی صورت میں) وہ صراحت کے ساتھ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز

(۱) الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٣/ ٤٧٠۔

(٢) أبو حيان في تفسير البحر المحيط، ٧/٢٣٦۔

نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری زمانہ میں آمد سے اس بات (یعنی حضور ﷺ کی ختم نبوت) کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بعثت محمدی ﷺ سے قبل منصب نبوت پر فائز کیا تھا۔ اب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شریعت کے متبع کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھیں گے گویا ان کی حیثیت حضور ﷺ کے امتی کی سی ہو گی۔

امام اندلسی منکرین ختم نبوت کے کفر و ارتداد اور انجام کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَمَنْ ذَهَبَ إِلٰی أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا يَنْقَطِعُ أَوْ إِلٰی أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ يَجِبُ قَتْلُهُ، وَقَدِ ادَّعَى نَاسٌ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ. (۱)

اور جس کسی کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کسبی ہے ختم نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ رکھے ولی نبی سے افضل ہے وہ کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے کچھ لوگوں نے یہ دعویٰ کیا تھا جس پر اہل اسلام نے انہیں قتل کر دیا۔

(۱۲) امام نظام الدین نیشاپوری (م ۷۲۸ھ)

امام نظام الدین نیشاپوری لکھتے ہیں:

(۱) أبو حيان في تفسير البحر المحيط، ۷/۲۳۶۔

لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمَجِيْءُ عِيْسٰى عليه السلام فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ لَا يُنَافِيْ ذَالِکَ لِأَنَّهُ مِمَّنْ نَبِئَ قَبْلَ وَهُوَ يَجِيْءُ عَلٰى شَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُصَلِّيًا إِلٰى قِبْلَتِه وَكَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهٖ.(۱)

حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قربِ قیامت کے زمانہ میں آنا اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے منصبِ نبوت پر فائز رہ چکے تھے۔ اب وہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کی شریعت کے پیروکار کی حیثیت سے آئیں گے۔ آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں گے جس طرح امت کے دیگر افراد کرتے ہیں۔''

(۱۳) حافظ ابن کثیر (م۷۷۴ھ)

رئیس المفسرین امام ابن کثیر مذکورہ آیہ مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فَهٰذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِيْ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَإِذَا كَانَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُوْلَ بِالطَّرِيْقِ الْأَوْلٰى وَالْأُخْرٰى لِأَنَّ مَقَامَ الرِّسَالَةِ أَخَصُّ مِنْ مَقَامِ النُّبُوَّةِ فَإِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ نَبِيٌّ وَلَا يَنْعَكِسُ.(۲)

---

(۱) النيسابوري في تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان بهامش جامع البيان للطبري، ۲۲/۱۵۔

(۲) ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۴۹۳۔

پس یہ آیت کریمہ ﴿ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین﴾ اس بارے میں نص ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب نبی کا آنا محال ہے تو رسول کا آنا بدرجہ اولیٰ محال ہے کیونکہ منصب رسالت خاص ہے منصب نبوت سے، ہر رسول نبی ہوتا ہے جبکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

امام ابن کثیر اس کے بعد حضور ﷺ کی ختم نبوت پر متعدد احادیث پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی فِي کِتَابِهِ وَرَسُوْلُهُ ﷺ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ لِيَعْلَمُوْا أَنَّ کُلَّ مَنِ ادَّعٰی هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ کَذَّابٌ أَفَّاکٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ وَلَوْ تَحَرَّقَ وَشَعْبَذَ وَأَتَی بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ النَّيْرَنْجِيَاتِ. (۱)

اور تحقیق آگاہ فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت متواترہ میں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (آگاہ اس لیے فرمایا) تاکہ امت محمدیہ ﷺ جان لے کہ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی اس منصب (یعنی نبوت) کا دعویٰ کرے وہ کذاب، جھوٹا، بہتان طراز، مکار و دجال، گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ خواہ وہ خرقِ عادت، واقعات، شعبدہ بازیاں اور کسی قسم کے غیر معمولی کرشمے اور سحر و طلسم دکھاتا پھرے۔

(۱) ابن کثیر في تفسیر القرآن العظیم، ۳/ ۴۹۴۔

(۱۴) امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

امام جلال الدین سیوطی اس موضوع کے حوالے سے لکھتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ فَلَا يَكُوْنُ لَهُ ابْنُ رَجُلٍ بَعْدَهُ يَكُوْنُ نَبِيًّا وَفِي قِرَاءَةٍ بِفَتْحِ التَّاءِ كَآلَةِ الْخَتْمِ أَيْ بِهِ خُتِمُوْا ﴿وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ بِأَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَإِذَا نَزَلَ السَّيِّدُ عِيْسٰى يَحْكُمُ بِشَرِيْعَتِهٖ.(۱)

اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، پس آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کا کوئی مرد بیٹا نہیں جو منصبِ نبوت پر فائز ہو (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے)، وہ جانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) نازل ہوں گے تو وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت کے متبع اور پیروکار ہوں گے۔

(۱۵) امام ابوسعود محمد بن محمد العمادی (م ۹۵۱ھ)

امام ابوسعود محمد بن محمد العمادی نے اپنی رائے یوں بیان کی ہے:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ أَيْ كَانَ آخِرَهُمُ الَّذِي خُتِمُوْا بِهٖ وَقُرِئَ بِكَسْرِ التَّاءِ أَيْ كَانَ خَاتِمَهُمْ ...... وَلَا يَقْدَحُ فِيْهِ نُزُوْلُ عِيْسٰى بَعْدَهُ لِأَنَّ مَعْنَى كَوْنِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ أَنَّهُ لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ وَعِيْسٰى مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ وَحِيْنَ يَنْزِلُ إِنَّمَا يَنْزِلُ عَامِلًا عَلٰى شَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ مُصَلِّيًا إِلٰى

(۱) السيوطي في تفسير الجلالين، ١/٥٥٦۔

قِبْلَتِهٖ كَأَنَّهٗ بَعْضُ أُمَّتِهٖ.(١)

خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی۔ خاتم تا کی زیر کے ساتھ، اس کا معنی ہے آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا۔ اب آپ ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے ختم نبوت کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ رہا معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو وہ ان انبیاء میں شامل ہیں جنہیں آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے منصب نبوت عطا کیا جا چکا ہے اور جب ان کا نزول ہو گا تو بے شک وہ شریعت محمدی پر عمل پیرا ہوں گے اور آپ ﷺ کے قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں گے، گویا وہ آپ ﷺ کے ایک اُمتی ہیں۔

(١٦) شیخ اسماعیل حقی (م ١١٣٧ھ)

شیخ اسماعیل حقی اس موضوع پر اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہیں:

وَقَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ: لَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِهٖ تَعَالَى: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ وَقَوْلُهٗ علیہ السلام: لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. وَمَنْ قَالَ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ يَكْفُرُ لِأَنَّهٗ أَنْكَرَ النَّصَّ وَكَذٰلِكَ لَوْ شَكَّ فِيْهِ

(١) أبو السعود في إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم، ١٠٦/٧۔

لِأَنَّ الْحُجَّةَ تُبَيِّنُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ وَمَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ مَوْتِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) لَا يَكُوْنُ دَعْوَاهُ إِلَّا بَاطِلًا.(۱)

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد اب کسی نبی کی بعثت نہیں ہوگی کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسّلام نے خود فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے تو اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا ہے۔ اس طرح جو اس میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے واضح اور روشن کر دیا ہے اور جس نے محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا یہ دعویٰ کرنا سوائے باطل اور کفر کے کچھ نہیں۔

(۱۷) قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ خاتم بفتح التاء کا معنی آخر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے:

وَخَاتَمْ قَرَأَ عَاصِمٌ بِفَتْحِ التَّاءِ عَلَى الْاِسْمِ بِمَعْنَى الآخِرِ، وَالْبَاقُوْنَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى وَزْنِ فَاعِلٍ يَعْنِي الَّذِي خَتَمَ النَّبِيِّيْنَ حَتَّى

(۱) إسماعيل حقي في تفسير روح البيان، ۲۲/۱۸۸۔

لَا يَكُوْنُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.(١)

اور لفظِ خاتم کو عاصم نے اسم کی بنا پر تاء کی زبر کے ساتھ بمعنیٰ آخر پڑھا ہے اور باقی (قراء) نے بر وزنِ فاعل تاء کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی وہ ذات جس نے سلسلہ انبیاء کو یوں ختم فرما دیا کہ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔‘‘

اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَلَا يَقْدَحُ فِيْهِ نُزُوْلُ عِيْسٰى بَعْدَهُ لِأَنَّهُ إِذَا يَنْزِلُ يَكُوْنُ عَلٰى شَرِيْعَتِهِ مَعَ أَنَّ عِيْسٰى عليه السلام صَارَ نَبِيًّا قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَدْ خَتَمَ اللهُ سُبْحَانَهُ الْإِسْتِنْبَاءَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَبَقَاءُ نَبِيٍّ سَابِقٍ لَا يُنَافِيْ خَتْمَ النُّبُوَّةِ.(٢)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ کے بعد نازل ہونا اس میں حارج نہیں ہے کیونکہ اس وقت ان کی حیثیت حضور ﷺ کی شریعت کے پیروکار کی ہو گی نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعثتِ محمدی ﷺ سے قبل منصب نبوت سے سرفراز ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر سلسلۂ نبوت ختم فرما دیا ہے۔ لہٰذا کسی سابق نبی کا باقی رہنا ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے۔

---

(١) القاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ٧/ ٣٥٠-٣٥١۔

(٢) القاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ٧/ ٣٥١۔

(۱۸) علامہ شوکانی (م ۱۲۵۵ھ)

علامہ شوکانی فرماتے ہیں:

وَقَرَأَ الْجَمْهُوْرُ خَاتِمَ بِكَسْرِ التَّاءِ، وَقَرَأَ عَاصِمٌ بِفَتْحِهَا وَمَعْنَى الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى: أَنَّهُ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ وَمَعْنَى الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ أَنَّهُ صَارَ كَالْخَاتَمِ لَهُمُ الَّذِيْ يَتَخَتَّمُوْنَ بِهٖ.[1]

(لفظ خاتم کی قراءت کے بارے میں قراء حضرات کے مابین اختلاف ہے، چنانچہ) جمہور نے خاتم تا کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے جبکہ عاصم نے تا کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ پہلی قراءت کا معنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا ہے یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے اور دوسری قراءت کا معنی ہے کہ آپ ﷺ سابقہ انبیاء کے لیے مہر کی مانند ہیں جس سے ان کا سلسلہ نبوت سربمہر ہو چکا ہے۔

(۱۹) سید محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ)

امام آلوسیؒ لفظِ خاتم کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَالْخَاتَمُ اسْمُ آلَةٍ لِمَا يُخْتَمُ بِهٖ كَالطَّابَعِ لِمَا يُطْبَعُ بِهٖ فَمَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْ خُتِمَ النَّبِيُّوْنَ بِهٖ وَمَآلُهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ ...... وَقَرَأَ

(١) الشوكاني في فتح القدير، ٤/ ٢٨٥۔

الْجَمْهُوْرُ خَاتِمَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلٰى أَنَّهُ اسْمُ فَاعِلٍ أَيِ الَّذِيْ خَتمَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرَادُ بِهٖ آخِرُهُمْ. (۱)

خاتَم (بفتح التاء) اس آلہ کا نام ہے جس سے مہر لگائی جاتی ہے، اس آلہ کی طرح جس سے ٹکٹ پر مہر لگائی جاتی ہے۔ پس خاتم النبیّین کے معنی ہوں گے: وہ ذات جس پر سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا گیا۔ اس معنی کی رُو سے خاتم النبیّین سے مراد آخر النبیّین ہے...... اور جمہور نے خاتم کی قراءت بکسر التاء کی ہے، اس بنا پر کہ یہ اسم فاعل ہے یعنی وہ ذات جس نے سلسلۂ انبیاء ختم فرما دیا اور اس سے مراد آخرِ انبیاء ہیں۔

امام آلوسیؒ حضور نبی اکرم ﷺ کے منصبِ ختم نبوت سے سرفراز ہونے کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَالْمُرَادُ بِالنَّبِيِّ مَا هُوَ أَعَمُّ مِنَ الرَّسُوْلِ فَيَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهٖ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ كَوْنُهُ خَاتَمَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُرَادُ بِكَوْنِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمَهُمْ انْقِطَاعُ حُدُوْثِ وَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي أَحَدٍ مِنَ الثَّقَلَيْنِ بَعْدَ تَحَلِّيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِهَا فِي هٰذِهِ النَّشْأَةِ. (۲)

---

(۱) الآلوسي روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، ٣٤/٢٢۔

(۲) الآلوسي في روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، ٣٤/٢٢۔

نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا خاص، اس لیے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آپ خاتم المرسلین بھی ہیں، چنانچہ آپ کے خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کے منصب نبوت و رسالت پر فائز ہونے کے بعد جن و انس میں سے اب کسی کو یہ منصب عطا نہ ہوگا۔

امام آلوسی آگے لکھتے ہیں:

وَكَوْنُهُ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيَكْفُرُ مُدَّعِي خِلَافِهِ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ. (١)

حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسی حقیقت ہے جس کی تصریح خود کتاب اللہ نے کر دی ہے اور سنت نے اس کی توضیح وتشریح کر دی ہے اور اس مسئلہ پر اجماعِ اُمت ہے، لہٰذا اس کے خلاف جو دعویٰ کرے گا، کافر قرار پائے گا اور اگر اس پر اصرار کرے تو (عدالتی عمل کے ذریعے) قتل کیا جائے گا۔

(۲۰) ملا احمد جیون (م ۱۱۳۰ھ)

برصغیر کے معروف مفسر ملا احمد جیون لفظ ختم کا معنی بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

(١) الآلوسي في روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، ٢٢/٤١۔

وَالْمَآلُ عَلٰی کُلِّ تَوْجِیْهٍ هُوَ الْمَعْنَی الآخِرُ وَلِذٰلِکَ فَسَّرَ صَاحِبُ الْمَدَارِکِ قِرَاءَةَ عَاصِمٍ بِالآخِرِ وَصَاحِبُ الْبَیْضَاوِيِّ کِلَا الْقِرَاءَتَیْنِ بِالْآخِرِ.[1]

اور ہر دو صورت میں خاتم کا معنی آخر ہی ہے۔ اسی لیے صاحبِ ’تفسیر مدارک‘ نے امام عاصم کی قراءت پر اس کا معنی آخر کیا ہے اور صاحبِ ’تفسیر بیضاوی‘ نے دونوں قراءتوں پر آخر ہی کیا ہے۔

(١) ملا جیون في التفسیرات الأحمدیة/٦٢٢۔

اَلْمُقَدَّمَةُ الثَّالِثَةُ

فِي

أَقْوَالِ أَئِمَّةِ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ

١. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ

﴿ختمِ نبوت سے متعلق ائمہ حدیث کے اقوال﴾

ائمہ حدیث کے نزدیک بھی خاتم النبیین کا وہی معنی ہے جو ہم گزشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔ چند ائمہ کے اقوال اور آراء درج ذیل ہیں:

(۱) امام ابن حبان (م ۳۵۴ھ)

امام قسطلانی نے ختم نبوت کے حوالے سے امام ابن حبان کا قول نقل کیا ہے:

مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ يَجِبُ قَتْلُهُ. (۱)

جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت کسب کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے، یہ ختم نہیں ہوتی یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، اس کا قتل (قانوناً) واجب ہے (جس کی تنفیذ کا حق عدالت کے پاس ہے)۔

امام زرقانی اس قول کی شرح میں ایسے شخص کے ارتداد اور قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱) ذكره القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ۳/۱۷۳۔

لِتَكْذِيْبِ الْقُرْآنِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ.(۱)

قرآن مجید اور خاتم النبیین ﷺ کو جھٹلانے کے سبب (وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔)

(۲) قاضی عیاض (م۵۴۴ھ)

ابو الفضل قاضی عیاض شافعی نے ہر قسم کی نبوت اور القاء وحی کے دعویٰ کو کفر قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

أَوْ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهٖ أَوْ جَوَّزَ اكْتِسَابَهَا وَالْبُلُوْغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلٰى مَرْتَبَتِهَا ...... وَكَذٰلِكَ مَنِ ادَّعَى مِنْهُمْ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَدَّعِ النُّبُوَّةَ ...... فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ وَمُكَذِّبُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ -عليه السلام- أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَأَخْبَرَ أَيْضًا عَنِ اللهِ -تَعَالٰى- أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَأَنَّهُ أُرْسِلَ إِلٰى كَافَّةٍ لِلنَّاسِ وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هَذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَأَنَّ مَفْهُوْمَهُ الْمُرَادَ مِنْهُ دُوْنَ تَأْوِيْلٍ وَلَا تَخْصِيْصٍ، فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا إِجْمَاعًا وَسَمْعًا.(۲)

---

(۱) ذكره الزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ٨/٣٩٩۔

(۲) القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفٰى، ٢/١٠٧٠-

یا جو شخص (حضور ﷺ کے بعد) نبوت کا دعویٰ کرے یا سمجھے کہ (ریاضت و مجاہدے کے ذریعے) کوئی اسے حاصل کر سکتا ہے اور صفائے قلبی سے منصب نبوت پا سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اگرچہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے پس ایسے سب مدعیان کافر ہیں اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے باخبر کر دیا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ ﷺ نے من جانب اللہ (ہمیں) آگاہ فرما دیا ہے کہ آپ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں۔ بیشک اللہ نے آپ کو تمام کائنات انسانی کی طرف مبعوث کیا ہے (قرآن و سنت کے علاوہ) تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا اور ان الفاظ کا جو ظاہری مفہوم ہے بالکل وہی بغیر کسی تاویل و تخصیص کے مراد ہو گا۔ (جو لوگ اس کے خلاف کریں) قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے ان (سب) کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

(۳) علامہ ابن قیم الجوزیہ (م ۷۵۱ھ)

امام ابن قیم لفظ عاقب اور خاتم کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ جَاءَ عَقِبَ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّ الْعَاقِبَ هُوَ الْآخِرُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَاتَمِ. [1]

.... ۱۰۷۱، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل ما هو من المقالات كفر۔

(۱) ابن القيم الجوزية في زاد المعاد في هدى خير العباد، ۱/ ۵۸۔

اور آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔ پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، سو عاقب سے مراد آخری ہے اور یہ خاتم کے ہم معنی ہے۔

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی (م۸۵۲ھ)

حافظ ابن حجر عسقلانی یوں رقم طراز ہیں:

وَفُضِّلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنَّ اللهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَأَكْمَلَ بِهِ شَرَائِعَ الدِّيْنِ.(۱)

حضور نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ ﷺ پر رُسُلِ عظام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے احکامِ دین کی تکمیل فرما دی۔

(۵) امام بدر الدین عینی (م ۸۵۵ھ)

امام عینی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

وَأَنَّ اللهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَأَكْمَلَ بِهِ شَرَائِعَ الدِّيْنِ.(۲)

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر رسلِ عظام (کی بعثت) کو ختم فرما دیا اور آپ ﷺ کے (دین اسلام کے) ساتھ شریعت مکمل فرما دی۔

---

(۱) العسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٥٩۔

(۲) العيني في عمدة القاري، ١٦/٩٨۔

(٦) امام قسطلانی (م ۹۲۳ھ)

امام قسطلانی خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہیں:

خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَيْ آخِرُهُمُ الَّذِيْ خَتَمَهُمْ أَوْ خُتِمُوْا بِهٖ. (۱)

خاتم النبیین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے وہ فردِ آخر ہیں کہ جس نے (تشریف لا کر) ان کا سلسلہ نبوت ختم فرما دیا یا ان کا سلسلۂ نبوت آپ ﷺ (کی بعثت) کے ساتھ ختم کر دیا گیا۔

امام قسطلانی سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴۰ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وَهٰذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِيْ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَلَا رَسُوْلَ بِطَرِيْقِ الْأَوْلٰى، لِأَنَّ مَقَامَ الرِّسَالَةِ أَخَصُّ مِنْ مَقَامٍ، فَإِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ نَبِيٌّ، وَلَا يَنْعَكِسُ. (۲)

یہ آیت کریمہ اس امر پر نص ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کوئی رسول بدرجۂ اولیٰ نہیں کیونکہ منصبِ رسالت منصبِ نبوت سے خاص ہے، بے شک ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں۔

امام قسطلانی مزید لکھتے ہیں:

---

(۱) القسطلاني في إرشاد الساري شرح صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين، ٦/ ٢١۔

(۲) القسطلاني في المواهب اللّدنية بالمنح المحمّدية، ٣/ ١٧٢۔

فَمِنْ تَشْرِيْفِ اللهِ تَعَالٰى لَهُ خَتْمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ بِهِ وَإِكْمَالُ الدِّيْنِ الْحَنِيْفِ لَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَ اللهُ فِي كِتَابِهِ وَرَسُوْلُهُ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ لِيَعْلَمُوْا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعَى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ وَلَوْ تَحَذَّقَ وَتَشَعْبَذَ وَأَتَى بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ وَالنَّيْرَنْجِيَاتِ.(۱)

اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو عطا کردہ شرف میں سے ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی بعثت سے انبیاء و مرسلین (کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا اور آپ ﷺ کے لیے دینِ حنیف کی تکمیل فرما دی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن حکیم) میں اور اس کے رسول ﷺ نے سنت متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی (نئے) نبی کی آمد نہیں ہوگی تا کہ سب لوگ جان لیں کہ آپ ﷺ کے بعد جس کسی نے بھی اس مقام (منصب نبوت) کا دعویٰ کیا وہ بہت بڑا دروغ گو، دجال، گمراہ اور گمراہی پھیلانے والا ہے اگرچہ وہ بڑی عقلی مہارت دکھائے، شعبدہ بازی کرے اور طرح طرح کے سحر و طلسمات اور کرشمات کا مظاہرہ کرے۔

(۷) ملا علی قاری (م۱۰۱۴ھ)

ملا علی قاری تاجدارِ کائنات حضرت محمد ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں:

(۱) القسطلاني في المواهب اللّدنية بالمنح المحمّدية، ۳/۱۷۳۔

وَدَعْوَی النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ.(۱)

ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔

(۸) علامہ احمد شہاب الدین خفاجی (م ۱۰۶۹ھ)

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ نُكَفِّرُ مَنِ ادَّعَى نُبُوَّةَ أَحَدٍ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ فِي زَمَنِهٖ كَمُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ وَالْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَوِ ادَّعَى نُبُوَّةَ أَحَدٍ بَعْدَهُ فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيْثِ، فَهٰذَا تَكْذِيْبٌ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ.(۲)

اور اسی طرح جس نے بھی ہمارے نبی مکرم ﷺ کے ساتھ کسی کی نبوت کا دعویٰ کیا آپ کے زمانہ میں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا دعویٰ نبوت یا آپ کے (وصال مبارک کے) بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کیا تو ایسے شخص کو ہم کافر قرار دیں گے کیونکہ بیشک آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں۔ قرآن و سنت نے اس کی تصریح کر دی ہے پس (مدعی نبوت) اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے (چنانچہ وہ قرآن و سنت کا منکر اور کافر ہے)۔

---

(۱) الملا علي القاري في شرح كتاب الفقه الأكبر/۲٤۷، المسئلة المعلقة بالكفر۔

(۲) الخفاجي في نسيم الرياض، فصل في بيان ما هو من المقالات كفر، ٤/٥٠٦۔

(٩) امام زرقانی مالکی (م١١٢٢ھ)

امام زرقانی مالکی اپنا نقطۂ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ أَيْ آخِرُهُمُ الَّذِىْ خَتَمَهُمْ أَوْ خُتِمُوْا بِهٖ.(١)

آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی سب سے آخری نبی ہیں جس نے (تشریف لا کرسلسلۂ) انبیاء کوختم فرما دیا یا آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ان کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(١٠) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ١١٤٧ھ)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

أَوْ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَلٰكِنْ مَعْنَى هٰذَا الْكَلَامِ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُسَمّٰى بَعْدَهُ أَحَدٌ بِالنَّبِيِّ وَأَمَّا مَعْنَى النُّبُوَّةِ وَهُوَ كَوْنَ الْإِنْسَانِ مَبْعُوْثًا مِنَ اللهِ تَعَالٰى إِلَى الْخَلْقِ مُفْتَرَضَ الطَّاعَةِ مَعْصُوْمًا مِنَ الذُّنُوْبِ وَمِنَ الْبَقَاءِ عَلَى الْخَطَأِ فِيْمَا يَرَى فَهُوَ مَوْجُوْدٌ فِي

(١) الزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ٨/٣٩٥، الفصل الرابع ما اختص به من الفضائل والكرامات۔

الْأَئِمَّةِ بَعْدُ فَذٰلِکَ الزِّنْدِيْقُ، وَقَدِ اتَّفَقَ جَمَاهِيْرُ الْمُتَأَخِّرِيْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ عَلَى قَتْلِ مَنْ يَجْرِيْ هٰذَا الْمَجْرٰى.(۱)

یا وہ شخص یہ کہے: ''بے شک حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا جائز نہیں، مگر نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف اس حال میں مبعوث ہو کہ وہ واجب الطاعت ہو اور گناہوں سے اور غلطی کو ظاہراً دیکھ کر اس پر قائم رہنے سے معصوم ہو سو ایسا انسان آپ ﷺ کے بعد آئمہ میں بھی موجود ہے۔'' ایسا کہنے والا شخص زندیق ہے۔ ایسی چال چلنے والے شخص کے قتل پر احناف اور شوافع کا اتفاق ہے (یعنی جو شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار تو کرے مگر نبوت کی حقیقت آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں بھی ثابت کرے)۔(۲)

---

(۱) ولي الله الدهلوي في المسوّى من أحاديث المؤطأ، ۲/۲۹۲-۲۹۳۔

(۲) اس سے شاہ ولی اللہؒ کا اشارہ ان فرق باطلہ کی طرف ہے جو مخصوص صفاتِ نبوت ائمہ اہل بیت میں ثابت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض امامت کو نبوت پر فوقیت دیتے ہیں۔ نیز جس طرح ائمہ اہلِ بیت میں ان صفات کو ثابت کرنا کفر و ارتداد کا باعث ہے اسی طرح غیر ائمہ میں، اگر چہ ایسا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنے والا ہی کیوں نہ ہو بہر حال وہ کافر و مرتد ہی سمجھا جائے گا۔

٢. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ الْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ

﴿ختم نبوت سے متعلق ائمہ فقہ وعقائد کے اقوال﴾

اَئمہ لغت و اَئمہ تفسیر نے لفظ ’خاتم النبیین‘ کا جو معنی و مفہوم مراد لیا ہے وہ پیش کرنے کے بعد اب ہم اختصار کے ساتھ اَئمہ فقہ کا موقف پیش کریں گے تاکہ یہ چیز اظہر من الشّمس ہو جائے کہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ نے تشریف لا کر بعثت انبیاء کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ اس معنی پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے بلکہ امت کا یہ بھی اجتماعی فیصلہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کفر و ارتداد اور کذب و افتراء ہے۔

(۱) امام اعظم ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ)

امام اعظم ابو حنیفہ نزدیک تو مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالے سے آپ کا موقف یہ ہے:

وَتَنَبَّأَ رَجُلٌ فِي زَمَنِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ: أَمْهِلُوْنِي حَتّٰى أَجِيْءَ بِالْعَلَامَاتِ. وَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

(۱) ذكره الكردري في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة ﷺ، باب ٧:

امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تاکہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا (جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بھی کافر ہے اور) جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۲) امام محمد شہاب الکردری (م ۸۲۷ھ)

محمد شہاب الکردری فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الْإِيْمَانُ بِسَيِّدِنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَجِبُ بِأَنَّهُ رَسُوْلُنَا فِي الْحَالِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ فَإِذَا آمَنَ بِأَنَّهُ رَسُوْلٌ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الرُّسُلِ لَا يَنْسَخُ دِيْنُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَعِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَنْزِلُ إِلَى النَّاسِ يَدْعُوْ إِلٰى شَرِيْعَتِهٖ وَهُوَ سَائِقٌ لِأُمَّتِهٖ إِلٰى دِيْنِهٖ. (۱)

حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانا یہ واجب کرتا ہے کہ (ہم اعتقاد رکھیں) آپ ﷺ آج بھی ہمارے رسول ہیں اور سلسلہ انبیاء و رسل کو ختم فرمانے والے

.... من طلب علامة من المتنبي فقد كفر، ۱/۱۶۱۔

(۱) ذكره الكردري في الفتاوىٰ البزازية، الجزء الثالث، كتاب السير، بهامش الفتاوى الهندية، ۶/۳۲۷۔

ہیں اگر کوئی شخص یہ ایمان رکھے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں مگر یہ ایمان نہ رکھے کہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں (اسی طرح اگر کوئی شخص یہ اعتقاد بھی نہ رکھے کہ) تاقیامت آپ ﷺ کا دین منسوخ نہیں ہوگا تو وہ مومن نہیں (ہمارا یہ اعتقاد بھی ہونا چاہیے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی طرف نازل ہوں گے اور انہیں شریعت محمدی ﷺ کی طرف بلائیں گے اور وہ آپ ﷺ کی اُمت کو آپ ﷺ کے دین (پر عمل پیرا ہونے) کی رغبت دلائیں گے۔

(۳) امام ابوجعفر الطحاوی (م ۳۲۱ھ)

امام ابوجعفر الطحاوی اپنی کتاب ’العقيدة السلفية‘ میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَكُلُّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ عليه السلام فَغَيٌّ وَهَوًى. (۱)

حضور ﷺ کے بعد ہر قسم کا دعویٰ نبوت گم راہی اور خواہش نفس کی پیروی ہے۔

(۴) امام ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ)

علامہ ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ مَنْ قَالَ ...... إِنَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا غَيْرُ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ لَا يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِي تَكْفِيْرِهِ. (۲)

(۱) الطحاوي في العقيدة السلفية/۱۷۔

(۲) ابن حزم في الفصل في الملل والأهواء والنحل، ۳/۲۴۹۔

اسی طرح جو یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سوا بھی کوئی نبی ہے تو ایسے شخص کو کافر قرار دینے میں دو مسلمانوں میں بھی اختلاف نہیں ہے (یعنی یہ امت کا متفقہ اور اجتماعی اور اجماعی موقف ہے)۔

دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں:

وَأَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مُذْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بُرْهَانُ ذٰلِکَ أَنَّ الْوَحْيَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا إِلٰى نَبِيٍّ وَقَدْ قَالَ ﷻ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾. (۱)

بیشک حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد نزول وحی منقطع ہو گیا اس کی دلیل یہ ہے کہ وحی کا نزول صرف نبی پر ہوتا ہے اور جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا ہے: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ایک اور جگہ علامہ اندلسی فرماتے ہیں:

وَأَنَّهُ علیہ السلام خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ بُرْهَانُ ذٰلِکَ: قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾. (۲)

---

(۱) ابن حزم في المحلى، مسائل التوحيد، مسئلة: ٤٤، ١/٢٦۔

(۲) ابن حزم في المحلى، ١/٩۔

بیشک نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دلیل اس کی فرمان باری تعالیٰ ہے: 'محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں'۔

(۵) امام نجم الدین عمر نسفی (م ۵۳۷ھ)

امام نجم الدین عمر نسفی فرماتے ہیں:

وَأَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ. (۱)

انبیاء میں سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ۔

(۶) علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۱ھ)

علامہ سعد الدین تفتازانی **العقائد النسفية** کی عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَقَدْ دَلَّ كَلَامُهُ وَكَلَامُ اللهِ الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَأَنَّهُ مَبْعُوْثٌ إِلٰى كَافَّةِ النَّاسِ بَلْ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ آخِرُ

---

(۱) العقيدة النسفية، بيان في إرسال الرسل/۲۸۔

اَلْأَنْبِيَاءِ.(۱)

حضور نبی اکرم ﷺ کا کلام (حدیث مبارکہ) اور کلامِ الٰہی جو آپ ﷺ پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا ہے اور آپ ﷺ تمام کائنات انسانی بلکہ تمام جن و انس کی طرف (رسول بن کر) مبعوث ہوئے ہیں۔ (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

علامہ تفتازانی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ 'احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا پھر آپ ﷺ آخری نبی کیسے ہوئے؟' فرماتے ہیں:

لٰكِنَّهُ يُتَابِعُ مُحَمَّدًا ﷺ لِأَنَ شَرِيْعَتَهُ قَدْ نُسِخَتْ فَلَا يَكُوْنُ إِلَيْهِ وَحْيٌ وَنَصْبُ الْأَحْكَامِ بَلْ يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(۲)

لیکن وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت اور پیروی کریں گے کیونکہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے ان کی طرف نہ تو وحی ہوگی اور نہ ان کے ذمہ نئے احکامِ شریعت کو قائم کرنا ہوگا بلکہ آپ حضور ﷺ کے خلیفہ کی حیثیت سے آئیں گے۔

---

(۱) تفتازاني في شرح العقائد النسفية، بيان في إرسال الرسل/۱۳۷۔

(۲) تفتازاني في شرح العقائد النسفيه، بيان في إرسال الرسل/۱۳۸۔

(۷) علامہ ابن ابی العز حنفی (م۷۹۲ھ)

علامہ صدر الدین محمد بن علاء الدین علی بن محمد ابن ابی العز حنفی (أو کل دعوی النبوة بعده فغی وهوی) کی شرح میں لکھتے ہیں:

لَمَّا ثَبَتَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ عُلِمَ أَنَّ مَنِ ادَّعَى بَعْدَهُ النُّبُوَّةَ فَهُوَ كَاذِبٌ وَلَا يُقَالُ فَلَوْ جَاءَ الْمُدَّعِي لِلنُّبُوَّةِ بِالْمُعْجِزَاتِ الْخَارِقَةِ وَالْبَرَاهِينِ الصَّادِقَةِ كَيْفَ يُقَالُ بِتَكْذِيبِهِ؟ لِأَنَّا نَقُوْلُ: هٰذَا لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يُوْجَدَ وَهُوَ مِنْ بَابِ فَرْضِ الْمُحَالِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمَّا أَخْبَرَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَأْتِيَ مُدَّعٍ يَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَلَا يَظْهَرُ أَمَارَةُ كِذْبِهِ فِي دَعْوَاهُ. وَالْغَيُّ ضِدُّ الرَّشَادِ وَالْهَوٰى عِبَارَةٌ عَنْ شَهْوَةِ النَّفْسِ أَيْ أَنَّ تِلْكَ الدَّعْوٰى بِسَبَبِ هَوَى النَّفْسِ لَا عَنْ دَلِيْلٍ فَتَكُوْنُ بَاطِلَةً.(۱)

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت محمد ﷺ نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم فرما دیا ہے تو معلوم ہوا کہ جو کوئی آپ ﷺ (کی بعثت) کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے اور ہرگز نہیں کہا جائے گا کہ اگر وہ خرقِ عادت معجزات اور سچے دلائل پیش کرتا ہے تو اسے کیونکر جھٹلایا جائے گا، کیونکہ ایسی شے کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہ فرضِ محال ہے، کیونکہ جب باری تعالیٰ نے فرما دیا کہ آپ ﷺ

---

(۱) ابن أبي العز الحنفي في شرح العقيدة الطحاوية/١٦٦۔

آخری نبی ہیں تو یہ محال ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کے دعویٰ میں جھوٹ، گمراہی اور نفسانی خواہش کی علامت ظاہر نہ ہو۔ پس اس کا یہ دعویٰ محض اس کی نفسانی خواہش ہے کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں سو یہ باطل ہوگا۔

(۸) امام شیخ زین الدین ابن نجیم (م ۹۷۰ھ)

علامہ ابن نجیم حنفی کا ارشاد ہے:

إِذَا لَمْ يَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُوْرِيَّاتِ.(۱)

اگر کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

شیخ زین الدین ابن نجیم دوسری جگہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ يَكْفُرُ بِهِ ...... بِقَوْلِهِ لَا أَعْلَمُ أَنَّ آدَمَ علیہ السلام نَبِيٌّ أَوْ لَا. وَلَوْ قَالَ: آمَنْتُ بِجَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ علیہم السلام بِعَدَمِ مَعْرِفَةِ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.(۲)

---

(۱) ابن نجيم في الأشباه والنظائر، الفتن الثاني، كتاب السير والردة، ۱/۲۹۶۔

(۲) ابن النجيم في البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ۵/۱۳۰۔

وہ شخص کفر کا مرتکب ہوگا جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں، اسی طرح اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہوں مگر اسے یہ علم نہ ہو کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو بھی وہ کافر ہوگا۔

۳. أَقْوَالُ أَئِمَّةِ التَّصَوُّفِ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ

ختم نبوت سے متعلق ائمہ تصوف کے اقوال

ختم نبوت کے بارے میں آئمہ سلوک و تصوف کا عقیدہ ہ مذکورہ بالا آئمہ کے عقائد سے کچھ مختلف نہیں۔ اس کا اندازہ چند آئمہ کی درج ذیل آراء سے بخوبی ہو جاتا ہے:

(۱) امام غزالی (م ۵۰۵ھ)

امام غزالی فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ أَحْوَالِهِ أَنَّهُ أُفْهِمَ عَدَمُ نَبِيٍّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَعَدَمُ رَسُوْلِ اللهِ أَبَدًا وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ تَأْوِيْلٌ وَلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا مُنْكِرَ الْإِجْمَاعِ. (۱)

بیشک تمام اُمت محمدیہ ﷺ نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبي بعدي) سے اور قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ رسول، نیز یہ کہ اس میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے نہ تخصیص۔ پس اس کا منکر اجماعِ امت کا منکر ہے۔

---

(۱) الغزالي في الاقتصاد في الاعتقاد / ۱۶۰۔

(۲) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اپنے موقف کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

فَمَا بَقِيَ لِلْأَوْلِيَاءِ الْيَوْمَ إِلَّا التَّعْرِيْفَاتُ وَانْسَدَّتْ أَبْوَابُ الْأَوَامِرِ الْإِلٰهِيَّةِ وَالنَّوَاهِي فَمَنِ ادَّعَاهَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَهُوَ مُدَّعٍ شَرِيْعَةٍ أُوْحِيَ بِهَا إِلَيْهِ سَوَاءٌ وَافَقَ بِهَا شَرْعَنَا أَوْ خَالَفَ فَإِنْ كَانَ مُكَلَّفًا ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِلَّا ضَرَبْنَا عَنْهُ صَفْحًا. (۱)

رفعِ نبوت کے بعد اب اولیاء کے لیے تعریفات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور الوہی اوامر ونواہی کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں پس جو کوئی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ (بزعم خویش) اپنی طرف وحی کردہ نئی شریعت کا مدعی ہوگا، برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف، پس اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے تو ہم (اہل قضا) اسے قتل کی سزا دیں گے اور اگر مجنون ہے تو ہم اس سے درگزر کرتے ہوئے کنارا کشی اختیار کریں گے۔

علامہ شعرانی، شیخ اکبر ابن عربی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ نے 'فتوحات' میں فرمایا ہے:

---

(۱) ابن العربي في الفتوحات المكية، ۳/۵۱، والشعرانی في اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر، ۲/۳۷۳۔

هٰذَا بَابٌ أُغْلِقَ بَعْدَ مَوْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَا يُفْتَحُ لِأَحَدٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (۱)

حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وحی کا باب بند ہو چکا ہے جو قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔

(۳) امام عبد الوہاب شعرانی (م ۹۷۳ھ)

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الْإِجْمَاعَ قَدِ انْعَقَدَ عَلٰى أَنَّهُ ﷺ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ كَمَا أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (۲)

جان لو کہ اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سلسلہ رسل ختم فرما دیا ہے جس طرح آپ ﷺ نے سلسلہ انبیاء ختم فرمایا ہے۔

(۴) حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

۱۔ باید دانست کہ منصب نبوت ختم بر ختم الرسل

---

(۱) ذكره الشعراني في اليواقيت والجواهر، المبحث الخمس والثلاثون، ۲/ ۳۷۱۔

(۲) الشعراني في اليواقيت والجواهر، ۲/ ۳۷۔

شده است علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات۔[۱]

جان لینا چاہیے کہ منصب نبوت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔

۲۔ خاتمِ انبیاء محمد رسول اللّٰہ است صلی اللّٰہ تعالیٰ و سلّم وعلٰی آلہ و علیهم اجمعین و دینِ او ناسخِ ادیانِ سابق ست و کتابِ او بہترین کتب ما تقدم ست و شریعتِ او را ناسخے نخواهد بود بلکه تا قیامِ قیامت خواهد ماند و عیسیٰ علی نبیّنا و علیه الصّلٰوة و السّلام که نزولِ خواهد نمود عمل بشریعتِ او خواهد کرد و بعنوان امتِ او خواهد بود۔[۲]

محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے خاتم اور آپ ﷺ کا دین ادیانِ سابقہ کا ناسخ ہے اور آپ ﷺ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے، آپ ﷺ کی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہو گا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ

---

(۱) مجدد الف ثاني، مکتوبات، دفتر اول، حصه چهارم: ۱۱۰، مکتوب نمبر ۲٦۰۔

(۲) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر دوم، حصه هفتم: ٤٩، مکتوب نمبر: ٦٧۔

ﷺ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔

۳۔ نبوت عبارت از قرب الٰہی است جل سلطانه که شائبه ظلیت ندارد و عروجش رو بحق دارد جل وعلا و نزولش رو بخلق این قرب بالاصالة نصیب انبیاء است علیهم الصلوات و التسلیم و این منصب مخصوص باین بزرگواران است وخاتم این منصب سید البشر است علیه و علی اٰله الصّلوٰة والسّلام حضرت عیسیٰ علی نبیّنا و علیه الصّلوةُ والتحیّة بعد از نزول متابع شریعتِ خاتم الرسل خواهدبود علیه الصّلوة و السّلام۔(۱)

نبوت قرب الٰہی سے عبارت ہے جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کا عروج حق کی طرف اور نزول مخلوق کی طرف ہوتا ہے، قرب کا یہ درجہ اِصالتاً انبیاء علیہم السلام کا حصہ ہے اور یہ انہیں معزز ہستیوں کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ اس منصب کے ختم فرمانے والے سید البشر حضرت محمد ﷺ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں گے۔

۴۔ در شان فاروق رضی اللہ عنہ فرموده است علیه وعلی اله

(۱) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر اول، حصه پنجم: ۱۴۸، مکتوب نمبر: ۳۰۱۔

الصّلٰوة والسّلام: لَوْكَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ یعنی لوازم و کمالاتے که در نبوت درکار است همه را عمر رضی الله عنه دارد امّا چوں منصبِ نبوت بخاتمِ الرُّسُل ختم شده است علیه وعلی اله الصّلٰوة والسّلام بدولتِ منصبِ نبوت مشرف نگشت۔[1]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے یعنی تمام لوازمات و کمالات نبوت ان کے اندر موجود ہیں لیکن چونکہ منصبِ نبوت حضور انور ﷺ پر تمام ہوچکا ہے اس لیے وہ اس منصب سے سرفراز نہیں ہوسکتے۔

اسی مکتوب میں ہے:

۵۔ مقرر است هیچ ولی امتے بمرتبۀ صحابی آں امت نرسد فکیف به نبی آں امت۔[2]

یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی امت کا ولی اس امت کے صحابی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ایک امتی اس امت کے نبی کے درجہ تک رسائی حاصل کرے۔

---

(۱) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، حصه هشتم: ٦٩، ٧٠، مکتوب نمبر: ٢٤

(۲) مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر سوم، حصه هشتم: ٧٠، مکتوب نمبر: ٢٤

ماحصل کلام

ائمہ امت کی مذکورہ بالا تصریحات، تشریحات اور دلائل و اقوال سے ثابت ہو گیا کہ امت نے خاتم النبیین کا مطلب ہمیشہ یہی سمجھا ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعویٰ کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے، اپنی نبوت کو ظلی، بروزی، لغوی ثابت کرنے کے لاکھ جتن کرے، بالاجماع اسے کافر، مرتد اور زندیق ہی سمجھا جائے گا اور صرف اسے ہی نہیں بلکہ اسے سچا ماننے والوں کو بھی اس دائرہ میں شامل کیا جائے گا حتیٰ کہ جو اس دجال اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک بھی کرے اسے بھی خارج از اسلام قرار دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا صفحات میں جن ائمہ کی تصریحات پیش کی گئیں ہیں ہم نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے سنینِ وفات بھی دے دیئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دور اور ہر صدی کے اکابرینِ امت **خاتم النبیین** سے مراد ''آخری نبی'' ہی لیتے رہے ہیں اور پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک تمام اُمتِ مسلمہ کا عقیدہ یہی رہا ہے نیز ان اہل علم و دانش کا تعلق ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک دنیا کے مختلف ملکوں اور خطوں سے تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی میں دنیا کے ہر خطہ کے مسلمانوں کا موقف یہی رہا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔

اَلْأَرْبَعُوْنَ

فِي

الْحَدِيْث

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي

﴿فرمانِ نبی مکرم ﷺ: میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں﴾

١. عَنْ ثَوْبَانَ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم/٤٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذّابون، ٤/٤٩٩، الرقم/٢٢١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠٤، الرقم/٣٩٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٠٣، الرقم/٣٧٥٦٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم/٨٣٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٠٠، الرقم/٨٣٩٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١/٣٣٢، الرقم/٤٥٦۔

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عنه ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَـلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم/٨٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١١٠، الرقم/٦٧١٤۔

فِي أُمَّتِي ثَـلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۲)

---

(۱) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۲۲۱، الرقم/۷۲۳۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/ ۱۸۱، الرقم/۱۸۳۹۸۔

(۲) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۹۶، الرقم/۲۳۴۰۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/ ۱۷۹، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ۵/ ۴۵۴، الرقم/۸۷۲۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/ ۳۳۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۳/ ۸۷۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ستائیس جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی سن لو! میں نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام احمد اور ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور

٢: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/ ٤٠، الرقم/٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٦١، الرقم/ ١٧٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/ ٢٨٦، الرقم/ ٢٨٣٧، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١/ ١٩٢

میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سہل بن سعد ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ﷺ سے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! تو عباس، عباس کے بیٹوں اور عباس کے پوتوں کی مغفرت فرما۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٠٥، الرقم/٦٠٢٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٦٩۔

إِتْمَامُ النَّبِيِّ ﷺ قَصْرَ النُّبُوَّةِ بِمَجِيْئِهِ

﴿بعثتِ محمدی سے قصرِ نبوت کی تکمیل﴾

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب خَاتَم النّبِيّين ﷺ، ٣/١٣٠٠، الرقم/٣٣٤١-٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتمِ النَّبِيّين، ٤/١٧٩١، الرقم/٢٢٨٦-٢٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٨، الرقم/٩١٥٦، وأيضًا، ٣/٣٦١، وأيضًا، ٥/١٣٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم/٣٦١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٣٦، الرقم/١١٤٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٤، الرقم/٣١٧٧٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣١٥، الرقم/٦٤٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٧٨، الرقم/١٤٨٤۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اُسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہی (آخری) اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد محلِ نبوت کی تکمیل ہوگئی اور بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أَحْسَنَ بُنْيَانَهُ وَتَرَكَ مِنْهُ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ فَتَعَجَّبُوْا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا يَعِيْبُوْنَ غَيْرَهَا، فَكُنْتُ أَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل

---

(۱) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۳۱۶، الرقم/ ۶۴۰۶۔

کی سی ہے جسے کسی نے خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ تھا، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

اِسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً، فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ١٧٩١/٤، الرقم/٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩/٣، الرقم/١١٠٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٣/٦، الرقم/٣١٧٦٩۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ.(۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میری آمد سے انبیاء کرام ﷨ کی آمد کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

اسے امام مسلم اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا وَأَنْظَرَ إِلَيْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ هٰذِهِ اللَّبِنَةِ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيين، ۱۷۹۱/٤، الرقم/۲۲۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۱/۳، الرقم/۱٤۹۳۱، وابن أبي شيبة فيالمصنف، ۳۲٤/۶، الرقم/۳۱۷۷۰۔

الْأَنْبِيَاءُ.(۱)

رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ جو کوئی بھی اس مکان کو دیکھنے کے لیے آتا کہتا: اس ایک اینٹ کی جگہ کے علاوہ یہ مکان کتنا خوبصورت مکان ہے۔ پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

اِسے امام طیالسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ.(۲)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۱) أخرجه الطيالسي في المسند، ۱/ ۲٤۷، الرقم/۱۷۸۵

(۲) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥۸٦، الرقم/ ۳٦۱۳۔

نے فرمایا: اور میں نبیوں میں (عمارت کو مکمل کرنے والی) اُس اینٹ کی جگہ ہوں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أَحَدُهَا كَوْنُهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام انبیاء پر چھ خصوصیاتِ فضلیت میں سے ایک آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا ہے ﴾

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم/٥٢٣، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الغنيمة، ٤/١٢٣، الرقم/١٥٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧٧، الرقم/٦٤٩١، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٧، الرقم/٢٣١٣، وأيضًا، ١٤/٣١١، الرقم/٦٤٠١، وأيضًا، ١٤/٣١٢، الرقم/٦٤٠٣، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٣٠، الرقم/١١٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٣٣، الرقم/٤٠٦٣۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کیے گئے ہیں، میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی ہے اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے، میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛: (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النُّبُوَّةُ.(١)

ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی

(١) ذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٢٣، الرقم/٤٣٣٤

گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

اسے امام دیلمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا، وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ. (۱)

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالْقَزْوِيْنِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب

(۱) ذكره الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩٣، الرقم/٢٥٦، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/١٧٨

کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

اِسے امام اصبہانی اور قزوینی نے روایت کیا ہے

وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الْمَكِّيِّ الْهِلَالِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ...... يَا فَاطِمَةُ، وَنَحْنُ أَهْلَ بَيْتٍ قَدْ أَعْطَانَا اللهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَنَا، وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَعْدَنَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّيْنَ عَلَى اللهِ وَأَحَبُّ الْمَخْلُوْقِيْنَ إِلَى اللهِ ﷻ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت علی المکی الھلالی سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے) فرمایا: ہم اہل بیت کو اللہ تعالیٰ نے سات ایسے امتیازات عطا

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۵۷، الرقم/۲۶۷۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۲۷، الرقم/۶۵۴۰، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، ۹/۶۵۔

فرمائے ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کیے جائیں گے میں انبیاء کا سلسلہ ختم فرمانے والا ہوں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ معزز ہوں اور تمام مخلوقات میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

أَسْمَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

﴿بعض اَسماء النبی ﷺ کی ختم نبوت پر دلالت﴾

٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُوْ اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جبیر بن معطم رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو (بالآخر) محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخر میں آنے والا) ہوں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم/٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم/٤٦١٤۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﵁، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک اور روایت میں حضرت جبیر بن معطم ﵁ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں، سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم/٢٣٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، ٨٤، الرقم/١٦٧٨٠، ١٦٨١٧، وأبو يعلي في المسند، ١٣/٣٢٠، الرقم/٧٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١٩، الرقم/٦٣١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٤٦، الرقم/١٩٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٠، الرقم/١٥٢٠، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٠٩، الرقم/٧١٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤١، الرقم/١٣٩٧، والحميدي في المسند، ١/٢٥٣، الرقم/٥٥٥۔

اسے امام مسلم، احمد، ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۱)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جبیر بن مطعم ﷺ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میں حاشر ہوں، سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا

---

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم/٢٨٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم/٣١٦٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٠، الرقم/١٥٢٠۔

مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتِمُ وَالْعَاقِبُ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔

اسے امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ.(٢)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨١، الرقم/١٦٧٩٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٠، الرقم/٤١٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٣، الرقم/١٥٦٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٠٤۔

(٢) أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الرقاق، باب في أسماء النبي ﷺ، ٢/٤٠٩، الرقم/٢٧٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢١،

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، سب لوگ میری پیروی میں ہی (حشر کے دن) جمع کیے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی (نبی) نہ ہو۔

اِسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وأَحْمَدُ، وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَالْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.[1]

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

.... الرقم/١٥٢٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٤، وأزدي في الجامع، ١٠/٤٤٦، الرقم/١٩٦٥٧، وابن عبد البر في الاستذكار، ٨/٦٢١۔

(١) أخرجه البزار في المسند، ٨/٣٣٩-٣٤٠، الرقم/٣٤١٣۔

ایک اور روایت میں حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور حاشر ہوں جس کے پیچھے لوگ اُٹھائے جائیں گے اور عاقب سے مراد آخرِ انبیاء ہے۔

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں

۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم/٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، الرقم/١٩٥٤٣، ١٩٦٣٧، ١٩٦٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم/٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم/٤١٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٢٧، الرقم/٤٣٣٨.

اَحمد ہوں اور مقفّی (تمام انبیاء سے بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں (یعنی میری پیروی میں حشر کے دن سب جمع کیے جائیں گے) اور میں نبی التوبہ (جن کی بارگاہ میں توبہ قبول ہوتی ہے) اور نبی الرحمۃ ہوں۔

امام نووی المقفّی کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْمُقَفَّى فَقَالَ شِمْرٌ: هُوَ بِمَعْنَى الْعَاقِبِ.[(۱)]

مقفّی کا معنی شمر نے العاقب بیان کیا ہے۔

امام ابن عبد البر المقفی کا معنی بیان کرتے ہیں:

قِيلَ لِنَبِيِّنَا: الْمُقَفّٰى، لِأَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.[(۲)]

ہمارے نبی مکرم ﷺ کو المقفّٰی کہا گیا کیونکہ آپ ﷺ سلسلۂ انبیاء کے آخری فرد ہیں۔

قِيلَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: الْمُقَفّٰى، لِأَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.[(۳)]

المقفّی حضور نبی اکرم کے اسمائے گرامی میں سے ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے آخر پر ہیں۔

اِسے امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) ذكره النووی في شرحه على صحيح مسلم، ۱۵/۱۰۶۔

(۲) ذكره ابن عبد البر في التمهيد، ۱۹/۴۵۔

(۳) ذكره ابن عبد البرِ في الاستذكار، ۲/۳۷۵۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ، فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، أُوْتِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَعَلِمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَتُجَوِّزُ بِي وَعُوْفِيَتْ أُمَّتِي، فَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا مَا دُمْتُ فِيْكُمْ، فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، أَحِلُّوْا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے جیسے کوئی الوداع ہونے والا لاتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد نبی امّی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلمات کا آغاز و اختتام اوران کی جامعیت عطا کی گئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ دوزخ کے فرشتے کتنے ہیں اورعرش اُٹھانے والے فرشتے کتنے ہیں اور میری اُمت سے میری وجہ سے درگزر کیا گیا اور معافی دے دی گئی ہے۔ پس میرے ارشادات سنو اور اطاعت کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں پس جب مجھے اس دنیا سے لے جایا جائے تو تم کتاب اللہ کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٢، الرقم/٦٦٠٦۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: اور میں عاقب ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا: عاقب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ مَرْفُوْعًا فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا الْمُقَفَّى.(۲)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عوف بن مالک ﷺ سے مرفوعا روایت ہے (حضور نبی

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١١، الرقم/ ٣١٦٩١۔

(۲) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٦٩، الرقم/ ٥٧٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ١١٩، الرقم/ ٧١٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ٤٦، الرقم/ ٨٣، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢/ ٦٠٨۔

اکرم ﷺ نے فرمایا): اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی مقفی ہوں

اسے امام حاکم، ابن حبان، طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَالْخَاتِمُ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی ہوں اور خاتم ہوں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:) أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَأَبُوْ الْقَاسِمِ وَالْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَطٰه وَيٰس.(٢)

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٧٨، الرقم/ ٢٢٨٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٨٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/ ٩٩، الرقم/ ٢٥٠١۔

(٢) أخرجه الديلمى في مسند الفردوس،، ١/ ٤٢، الرقم/ ٩٧، وذكره

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو الطفیل عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابو القاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور طٰہٰ اور یٰسٓ ہوں۔‘‘

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ غَنَمٍ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ: قَلْبٌ وَكِيْعٌ فِيْهِ أُذُنَانِ سَمِيْعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ الْمُقَفّٰى الْحَاشِرُ.(۱)

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن غنم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کا شکم مبارک چاک کیا پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے

.... السيوطي في تنوير الحوالك، ١/٢٦٣۔

(١) أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم/٥٣۔

والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، محمد ﷺ اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں ان کے بعد انعقادِ محشر ہو گا۔

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ بَطْنِي فَاسْتَخْرَجَ حُشْوَةً فِي جَوْفِيْ فَغَسَلَهَا ثُمَّ ذَرَّ عَلَيْهِ ذَرُوْرًا ثُمّ قَالَ: قَلْبٌ وَكِيْعٌ يَعِيْ مَا وَقَعَ فِيْهِ عَيْنَاكَ بَصِيْرَتَانِ، وَأُذُنَاكَ تَسْمَعَانِ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ الْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ.(١)

ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا ایک طشت لے کر آیا پس اس نے میرا شکم چاک کیا اور اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا پھر اس کو دھویا اور اس پر کسی سفوف نما چیز کا خوب چھڑکاؤ کیا، پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، آپ محمد اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں

(١) ذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١١١۔

آپ کے بعد انعقادِ محشر ہو گا۔

اِسے امام سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں بیان کیا ہے۔

لَا نُبُوَّةَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ

﴿ نبی مکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں ﴾

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا رُؤْيَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَهُوَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.(١)

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب المبشرات، ٦/٢٥٦٤، الرقم/٦٥٨٩۔

(١) أخرجه إسحاق بن راهويه في المسند، ١/٢٧٦، الرقم/٢٤٩۔

رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بعد) نبوت میں سے صرف نیک شخص کے خواب بچیں گے اور وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہوں گے۔

اِسے امام اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ. (۱)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات، وہ خواب جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اُسے دکھائی جاتی ہیں۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(۱) ذكره الديلمى في مسند الفردوس، ۲/۲٤۷، الرقم/۳۱٦۲۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ. قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَى النَّاسِ. فَقَالَ: لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت و رسالت ختم ہوگئی ہے اس لیے میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر گراں گزری (کہ اب سلسلۂ نبوت ختم ہوگیا ہے) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات (باقی ہیں)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے (نیک) خواب، اور یہ نبوت کی خصوصیات کا ایک جزو ہے۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٧، الرقم/١٣٨٥١، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ٤/٥٣٣، الرقم/٢٢٧٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٣، الرقم/٨١٧٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٠٦، الرقم/٢٦٤٥۔

اِسے امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةَ فَخَرَجَ النَّاسُ فَقَالَ: مُبَشِّرَاتٌ وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ پس لوگ (پریشانی کے عالم میں) باہر نکل آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَجَزَعَ النَّاسُ قَالَ: قَدْ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ. (۲)

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٣، الرقم/٣٠٤٥٧۔

(۲) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/٣٨، الرقم/٣٩٤٧، وابن حزم في

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ پس لوگ خوفزدہ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات (خوش خبریاں) باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔

اِسے امام ابو یعلی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت اُم کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نبوت ختم ہوگئی اور صرف مبشرات باقی رہ گئے۔

اسے امام احمد، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

.... المحلی، ١/٩۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٨١، الرقم/٢٧١٨٥، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرّؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٣، الرقم/٣٨٩٦، والدارمي في السنن، ٢/١٦٦، الرقم/٢١٣٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤١١، الرقم/٦٠٢٤، وحميدي في المسند، ١/١٦٨، الرقم/٣٤٨۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالَ: قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْمَقْدِسِيُّ.

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر مبشرات۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب؛ یا فرمایا: نیک خواب۔

اِسے امام اَحمد، ابن منصور اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ يَرَاهَا أَوْ تُرَى

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٤، الرقم/٢٣٨٤٦، وسعيد بن منصور في السنن، ٥/٣٢١، الرقم/١٠٦٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٢٢٣، الرقم/٢٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٣۔

لَهُ.(١)

رَوَاهُ الْمَقُدِسِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات یعنی مومن کے (اچھے) خواب جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

اِسے امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِي ﷺ قَالَ: لَا يَبُقَى بَعُدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيُءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤُيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوُ تُرَى لَهُ.(٢)

رَوَاهُ أَحُمَدُ.

---

(١) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٢٢٢-٢٢٣، الرقم/٢٦٢-٢٦٣۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٢٩، الرقم/٢٥٠٢١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/١٤٠، وأيضًا في ١٤/١٨٨۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب، جنہیں انسان دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا درآنحالیکہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خوشخبریوں میں سے سوائے نیک خوابوں کے کوئی چیز نہیں بچی، وہ نیک خواب جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں۔

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٣، الرقم/٣٠٤٥٦۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَفَعَ السِّتْرَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ بَعْدِي مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ اٹھایا درآنحالیکہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ لوگوں کو امامت کروا رہے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین لوگوں تک) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟ اے لوگو! میرے بعد نبوت کی خوش خبریوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

اِسے امام ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، فَقَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا

---

(١) أخرجه أبو عوانة في المسند، ١/ ٤٩٠-٤٩١، الرقم/ ١٨٢٤۔

الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.(۱)

رَوَاهُ مَالِكٌ.

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب جنہیں نیک شخص دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہوں گے۔

اِسے امام مالک نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُوْلُ: إِنَّهُ

(۱) أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في الرؤيا، ۲/۹۵۷، الرقم/۱۷۱۵، وابن عبد البر في التمهيد، ۵/۵۵۔

۱۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فى الرؤيا، ۴/۳۰۴، الرقم/۵۰۱۷، ومالك في الموطأ، ۲/۹۵۶، الرقم/۱۷۱۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۴/۳۸۲، الرقم/۷۶۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۴۱۲، الرقم/۶۰۴۸، والربيع في المسند، ۱/۳۹، الرقم/۵۰۔

لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) دریافت فرماتے: کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اور فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے سوائے نیک خواب کے کچھ نہیں بچا۔

اِسے امام ابو د، مالک، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ أَلَا إِنَّهُ لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.(۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچے گی مگر نیک خواب۔

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٢، الرقم/٨١٧٦۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت حذیفہ بن اسید ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہو گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات۔ عرض کیا گیا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب جنہیں بندہ دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۷۹، الرقم/۳۰۵۱، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۱۷۳۔

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے فرمان: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی، (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں﴾

١٢. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٧١، الرقم/٢٤٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم/١٦٠٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٨، الرقم/٣٧٢٤۔

مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اِسے امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي قَالَ: فَقَالَ: أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ أَوْ لَا يَكُوْنُ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۳۸، الرقم/۱٤٦۷۹۔

اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (غزوہ کے موقع پر) پیچھے چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اگر آپ مجھے پیچھے چھوڑ گئے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یا فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عنه رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٦٤٠/٢، الرقم/٣٧٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٧/٢، الرقم/٢٠٣٥۔

وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ مِثْلَهُ. (۱)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت سعید بن مسیّب سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ مِثْلَهُ. (۲)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت اُم سلمہ ﷺ سے اِسی کی مثل حدیث مروی ہے۔

اسے امام ابن حبان نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. (۳)

---

(۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٤١، الرقم/٣٧٣١۔

(۲) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/١٥، الرقم/٦٦٤٣۔

(۳) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٣٨، الرقم/٧٥٠٧، وأيضا في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٨، الرقم/١٠٢٠، والنسائي في السنن

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ أَبِيهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (١)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی

.... الكبرى، ١٢٥/٥، الرقم/٨٤٤٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٩/٩، ١١٠ (عن جابر بن سمرة رضي الله عنه)، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٦٣/٣٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٦٢/٧۔

(١) أخرجه البزار في المسند، ٣٨/٤، الرقم/١٢٠٠۔

نبی نہیں ہوگا۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أَيُّوْبَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(۱)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

حضرت ابو ایوب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۲)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

---

(۱) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۱/۹۔

(۲) أخرجه أبو يعلى في المسند، ۹۹/۲، الرقم/۷۵۵، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۶۳۳/۲، الرقم/۱۰۷۹۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اِسے امام ابو یعلی نے اور امام احمد نے 'فضائل الصحابة' میں روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي كَمَا هَارُوْنُ مِنْ مُوْسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٧، الرقم/٨٩٢۔

غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ مَعَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا. فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.(۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ أَنَّهُ لَا

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۴۳، الرقم/۴۶۵۲۔

نُبُوَّةَ بَعْدِي وَلَا وَرَاثَةَ.[1]

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ میرے ساتھ وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر یہ کہ میرے بعد نہ تو نبوت ہے اور نہ ہی میرا کوئی وارث ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.[2]

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢٦، الرقم/١٤٦٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٠۔

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٦٧، الرقم/٣٢٩٤۔

جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: خَلَّفْتُکَ أَنْ تَكُوْنَ خَلِيْفَتِي قَالَ: أَتُخَلِّفُ عَنْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں پیچھے اِس لیے چھوڑا تاکہ تو میرا نائب ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُجِعْتُ وَجْعًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي وَأَلْقٰى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ

(۱) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۰۔

ثُمَّ قَالَ: بَرِأْتَ، يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، لَا بَأْسَ عَلَيْکَ مَا سَأَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ لَکَ مِثْلَهُ، وَلَا سَأَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ قِيْلَ لِي: إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَکَ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت علی ﷺ سے مروی ہے: میں شدتِ درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ میرے اُوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہوگیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔ (اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا: آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اِسے امام طبرانی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤٧/٨، الرقم/٧٩١٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١٥١/٥، الرقم/٨٥٣٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٩٦/٢، الرقم/١٣١٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١١٠/٩۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ: إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ أُقِيْمَ أَوْ تُقِيْمَ فَخَلَّفَهُ فَقَالَ نَاسٌ: مَا خَلَّفَهُ إِلَّا شَيْءٌ كَرِهَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَخْبَرَهُ فَتَضَاحَكَ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.(۱)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غزوہ پر جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ضروری ہے کہ میں رکوں یا تم رکو، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا، لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ناخوشگوار چیز کی وجہ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ پس جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انہیں واقعہ سے آگاہ کیا، یہ سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا: اے علی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ میرے لیے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ

---

(۱) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۱۔

ﷺ کے لیے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

۱۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَلَمْ يُؤَاخِ بَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ، خَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا حَتَّى أَتَى جَدْوَلًا فَتَوَسَّدَ ذِرَاعَهُ فَسَفَتْ عَلَيْهِ الرِّيْحُ فَطَلَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَجَدَهُ فَوَكَزَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَمَا صَلَحْتَ أَنْ تَكُوْنَ إِلَّا أَبَا تُرَابٍ، أَغَضِبْتَ عَلَيَّ حِيْنَ أَخَيْتُ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ أُوَاخِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مہاجر و انصار صحابہ کرام ﷺ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی کے درمیان بھائی چارہ قائم نہ کیا۔ پس حضرت

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۷۵، الرقم/۱۱۰۹۲، وأيضًا في المعجم الأوسط، ۸/۴۰، الرقم/۷۸۹۴، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۱۔

علی ﷛ پریشانی کے عالم میں باہر نکلے اور ایک چھوٹی نہر کے کنارے اپنے بازو کا تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ ایسے میں ہوا نے آپ پر گرد و غبار ڈال دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ ﷺ کو تلاش فرمایا یہاں تک کہ انہیں پالیا۔ آپ نے ان کو اپنے پاؤں مبارک سے ہلا کر فرمایا: کھڑے ہوجاؤ، تو ابوتراب ہونے کے ہی لائق ہے، کیا تو مجھ سے ناراض ہوگیا جس وقت میں نے مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، اور تیرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ میرے لیے وہی ہو جو حضرت ہارون ؑ کا حضرت موسیٰ ؑ کے لیے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي وَدَمُهُ دَمِي فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ ﷺ کو فرمایا: یہ علی بن ابی طالب

(۱) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۱۔

ہے، اس کا گوشت میرا گوشت، اور اس کا خون میرا خون ہے، اور یہ میرے ساتھ ایسے ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

خَاتَمُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى كَوْنِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر دلیل ہے﴾

١٤. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ: كَانَ عَلِيٌّ ﷺ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ...... بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی ؓ کی اولاد میں سے ہیں، فرماتے ہیں حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے...... آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، ٥/٥٩٩، الرقم/٣٦٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٨، الرقم/٣١٨٠٤، وابن عبد البر في التمهيد، ٣/٣٠، الرقم/١٣٥٣۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ ...... فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ فَقَالَ: ...... وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ.(١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں: ...... حضرت ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ راہب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ...... میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥/ ٥٩٠، الرقم/ ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٧، الرقم/ ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١/ ٤٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٤٥، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/ ٥١٩۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ: هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفِيْ شَامَةُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُوْلَ.(١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

ایک روایت میں حضرت وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کے دائیں ہاتھ پر مہر نبوت ہوتی تھی مگر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے کہ آپ کی مہرِ نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی مکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے کندھوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے جسم پر ہوتی تھی، اور (یہ اس لیے ہے کہ) میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٣١، الرقم/٤١٠٥۔

إِنَّ وَفَاةَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ رضي الله عنه ابْنِ الْمُصْطَفٰى ﷺ دَلِيْلٌ عَلٰى خَتمِ نُبُوَّتِهٖ

﴿جگر گوشۂ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات دلیلِ ختمِ نبوت ہے﴾

١٥. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفٰى رضي الله عنه: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيْرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلٰـكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

امام اسماعیل کا بیان ہے: میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من سمي بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٨٩، الرقم/٥٨٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته، ١/٤٨٤، الرقم/١٥١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٦٨، الرقم/٦٦٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٣٥۔

کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد چونکہ کوئی نبی نہیں (لہٰذا اُن کی بچپن میں ہی وفات ہوگئی)۔

اِسے امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مُشِيْرًا إِلٰى خَتْمِ نُبُوَّتِهٖ

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: 'اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے' آپ ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل ہے

١٦. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، الرقم/١٧٤٤١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٥/٦١٩، الرقم/٣٦٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٩٢، الرقم/٤٤٩٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٩٨، الرقم/٨٢٢، والروياني في المسند، ١/١٧٤، الرقم/٢٢٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٨ (عن أبي سعيدٍ الخدري رضی الله عنه).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا (لیکن جان لو میں آخری نبی ہوں)۔

اسے امام اَحمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ اللهُ بَاعِثًا رَسُوْلًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو نبی بنا کر بھیجنے والا ہوتا تو یقیناً عمر بن خطاب کو نبی بنا کر بھیجتا۔

امام ہیثمی نے بیان کیا اور فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٨۔

كَوْنُ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَآدَمُ عليه السلام مُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهٖ

﴿تخلیقِ آدم علیہ السلام سے قبل ہی حضور ﷺ کے لیے ’خاتم النبیین‘ کا خطاب﴾

١٧. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم کرنے والا ہوں۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهٖ.(١)

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٨، الرقم/١٧١٥١۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٧، ١٢٨، وابن حبان في

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اس وقت خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے اپنی مٹی میں تھے۔

اِسے امام احمد، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوْبٌ بِخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے

.... الصحيح، ۳۱۳/۱٤، الرقم/٦٤٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۲٥۲/۱۸-۲٥۳، الرقم/٦۲۹-٦۳۰، والحاكم في المستدرك، ٦٥٦/۲، الرقم/٤۱۷٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۳٤/۲، الرقم/۱۳۸٥، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ۱۷۹/۱، الرقم/٤۰۹، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦۸/٦، الرقم/۱۷۳٦۔

(۱) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳۱۳/۱٤، الرقم/٦٤٠٤، والديلمي في مسند الفردوس، ۷٦/۱، الرقم/۲۳۰، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ٥۱۲/۱، الرقم/۲۰۹۳۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا پیکر خاکی ابھی تیار کیا جا رہا تھا۔

اِسے امام ابن حبان اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخِرُ وَلَدِ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

﴿حضور ﷺ اولادِ آدم میں سب سے آخری نبی ہیں﴾

١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لیے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ)

١٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧١/٤، الرقم/٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٣٧/٧۔

کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔

اِسے امام ابونعیم، دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

كَوْنُ النَّبِيِّ ﷺ أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

﴿حضور ﷺ تخلیق میں اَوّلِ انبیاء اور بعثت میں آخر انبیاء ہیں﴾

١٩. عَنْ قَتَادَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَرَأَ ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ......﴾[(١)] يَقُوْلُ بُدِئَ بِي فِي الْخَيْرِ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب یہ آیت - ﴿اور اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور خصوصاً آپ سے اور نوح سے ......﴾ - پڑھتے تو فرماتے کہ نبوت کی

---

(١) الأحزاب، ٣٣/٧

١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٢، الرقم/٣١٧٦٢، وأيضًا في ٧/٨٠، الرقم/٣٤٣٤٢، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧٠۔

مجھ سے ابتداء کی گئی اور بعثت میں، میں تمام انبیاء کے آخر پر ہوں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ سبحانه وتعالى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾(١) قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.(٢)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان - ﴿(اے حبیب! یاد کیجئے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت کا عہد لیا خصوصًا آپ سے اور نوح سے......﴾ - کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خلقت کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہوں۔

اِسے امام دیلمی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

---

(١) الأحزب، ٣٣/٧

(٢) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤١١، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢١/١٢٥، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧۔

وَفِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ ﷺ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں میں تخلیق کے اعتبار سے سب سے اول اور بعثت کے اعتبار سے سب سے آخر پر ہوں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٤/٣٤، الرقم/٢٦٦٢، وابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ١/١٤٩، وذكره الهندي في كنز العمال، ١١/٦١٢، الرقم/٣٢١٢٦۔

إِخْبَارُهُ ﷺ عَنْ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ الْكَذَّابِيْنَ وَتَصْرِيْحُهُ بِكَوْنِهِ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

﴿حضور ﷺ کی جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں پیشین گوئی اور اپنے آخری نبی ہونے کی صراحت﴾

۲۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۰، الرقم/۳٤۱۳، وأيضًا في كتاب الفتن، باب خروج النار، ٦/۲٦۰۵، الرقم/٦۷۰٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعه حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون الميت من البلاء، ٤/۲۲۳۹، الرقم/۱۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳٦، الرقم/۷۲۲۷، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ٤/٤۹۸، الرقم/۲۲۱۸، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب في خبر ابن صائد، ٤/۱۲۱، الرقم/٤۳۳۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۹٤، الرقم/٦۵۱۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۷، ۲۸، الرقم/٦٦۵۱۔

دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَـلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک وقوع پذیر نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہو جائیں، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ.(۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال، کذاب پیدا ہوں گے جو تمہیں اس قسم کی باتیں بیان کریں گے جو نہ تم نے پہلے کبھی سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آبا واجداد نے ہی سنی ہوں گی، لہٰذا میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اُن سے

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء، ۱/ ۱۲، الرقم/۷۔

ہوشیار رہنا! مبادا وہ تمہیں گمراہ کر دیں یا فتنے میں مبتلا کر دیں۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ ﷺ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ستائیس جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی سن لو! میں نبیوں (کے سلسلہ) کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(٢)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٦، الرقم/٢٣٤٠٦

(٢) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم/٤٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب الفتن،

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: أَكْثَرُ النَّاسِ فِي شَأْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ أَكْثَرْتُمْ فِي شَأْنِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَأَنَّهُ كَذَّابٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُوْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ.(۱)

.... باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذّابون، ٤/٤٩٩، الرقم/٢٢١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب ما يكون من الفتن، ٢/١٣٠٤، الرقم/٣٩٥٢

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٥٨٣-٥٨٤، الرقم/٨٦٢٤، ٨٦٢٥، والطحاوى في مشكل الآثار، ٤/١٠٤۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّحَاوِيُّ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک حضور نبی اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذّاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہیں فرمایا تھا، لوگوں نے اس کے بارے میں بہت کچھ کہا، پھر ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان خطاب کے لیے تشریف فرما ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: یہ شخص جس کے متعلق تم بہت زیادہ گفتگو کر رہے ہو، بے شک یہ دجال اکبر سے پہلے نکلنے والے تیس کذّابوں میں سے ایک ہے۔

اسے امام حاکم اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا دَجَّالًا مِّنْهُمْ مُسَيْلَمَةُ وَالْعَنْسِيُّ وَالْمُخْتَارُ وَشَرُّ قَبَائِلِ الْعَرَبِ بَنُوْ أُمَيَّةَ وَبَنُوْ حَنِيْفَةَ وَثَقِيْفٌ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢/ ١٩٧، الرقم/ ٦٨٢٠۔

تک تیس کذاب دجال نہ نکل آئیں، انہی میں سے مسیلمہ، عنسی، مختار، عرب کے شر پسند قبائل، بنو اُمیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَـلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (۱)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي ثَـلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَإِنِّي خَاتَمُ

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم/٨٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١١٠، الرقم/٦٧١٤۔

النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي.(١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں تیس جھوٹے (مدعی) پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ (سن لو!) میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَـلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں حضرت عبید بن عمیر اللیثي رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے پیدا نہ ہو جائیں، ہر ایک کا دعوی

(١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٢١، الرقم/٧٢٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ١٨١، الرقم/١٨٣٩٨۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٠٣، الرقم/٣٧٥٦٥۔

ہو گا کہ وہ نبی ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قَلاَبَةَ يَرْفَعُهُ، قَالَ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَـلاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي. (۱)

رَوَاهُ الدَّانِي.

ایک روایت میں حضرت ابو قلابہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اِسے امام دانی نے روایت کیا ہے۔

(۱) أخرجه الداني في السنن الواردة فى الفتن، ٤/٨٦١، الرقم/٤٤٢۔

وَحْيُ اللهِ إِلٰى آدَمَ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

﴿حضرت آدم عليه السلام کی طرف حضور نبی مکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی وحیِ اِلٰہی﴾

۲۱. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰى عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَى اللهُ تعالى إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/۱۸۲، الرقم/۹۹۲، وأيضًا في المعجم الأوسط، ۶/۳۱۳، الرقم/۶۵۰۲، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۳، والسيوطي في جامع الأحاديث، ۱۱/۹۴۔

مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے (غیر اِرادی) لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کیا: (یا اللہ!) میں (تجھ سے، تیرے محبوب) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام بابرکت ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا؛ وہاں میں نے ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ**﴾ لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ تیرے ہاں اِس ہستی سے بڑھ کر کوئی قدر و منزلت والا نہیں، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہوا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اے آدم! وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی اُمت بھی تمہاری نسل کی آخری اُمت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

ذَكَرَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحٰى إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّکَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلٰى عَرْشِکَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.(۱)

علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہو گئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے ربّ! میں آپ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی (اور استفسار فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو): محمد (ﷺ) کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ اور محمد (ﷺ) کون ہستی ہیں؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! جب تو نے میری تخلیق مکمل فرمائی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر

(۱) ذكره ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۲/۱۵۱۔

لکھا ہوا دیکھا: ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ﴾ تو میں جان گیا کہ یقیناً وہ تیرے نزدیک تیری تمام مخلوق میں سب سے بڑھ کر مقام و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے) اور (ان کا وسیلہ اختیار کرنے کی بنا پر) میں نے تیری مغفرت فرما دی اور وہ تیری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

۲۲. عَنْ مَيْسَرَةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتٰی كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ وَاسْتَوٰی إِلَی السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ وَخَلَقَ الْعَرْشَ كَتَبَ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، وَكَتَبَ اسْمِي أَيْ مَوْصُوْفًا بِالنُّبُوَّةِ أَوْ بِمَا هُوَ أَخَصُّ مِنْهَا وَهُوَ الرِّسَالَةُ عَلٰی مَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ عَلَی الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ، وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ أَي قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ الرُّوْحُ جَسَدَهٗ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ نَظَرَ إِلَی الْعَرْشِ فَرَأَی اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ تَعَالٰی: أَنَّهٗ سَيِّدُ وَلَدِكَ فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ، أَي فَقَدْ وُصِفَ

۲۲: الحلبي في السيرة الحلبية، ۱/ ۳۵۵۔

ﷺ بِالنُّبُوَّةِ قَبْلَ وُجُوْدِ آدَمَ.

ذَكَرَهُ الْحَلَبِيُّ.

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کب نبی بنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرمایا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمانوں کو خوبصورتی سے تخلیق فرمایا، پھر عرش تخلیق فرمایا اور عرش کے پائے پر ''محمد رسول اللہ خاتم الأنبیاء'' لکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا جس میں حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام کو ٹھہرایا۔ میرا نام جنت کے دروازوں، پتوں اور گنبدوں پر لکھا۔ وصفِ نبوت کے ساتھ متصف لکھا یا اس سے زیادہ خاص یعنی رسالت کے ساتھ لکھا۔ مصنف نے لکھا: جس طرح کہ مشہور ہے اور حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو حیات بخشی تو اُنہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو میرا نام لکھا پایا؛ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی: یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب حضرت آدم و حواء علیہما السلام کو شیطان نے بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کی۔ پس حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے قبل حضور نبی اکرم ﷺ کو نبوت کے ساتھ متصف کیا گیا۔

اِسے امام حلبی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ تعالى آدَمَ علیہ السلام أَخْبَرَهُ بِنَبِيِّهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فَرَاٰى نُوْرًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ، قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُکَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَفِي رَوَايَةٍ أَوَّلُ شَافِعٍ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَذَکَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خبر دی پھر وہ انبیاء علیہم السلام کی بعض پر بعض کی فضیلتوں کا مشاہدہ کرتے رہے پھر انہوں نے اپنے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: مولا! یہ کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ آپ کا بیٹا احمد ہے یہ اول بھی ہے اور آخر بھی اور سب سے پہلے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایک روایت میں ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور ہندی نے بھی بیان کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه ابن عساكر في مختصر تاريخ دمشق، ۱/۱٦۲، وذكره الهندى في كنز العمال، ۱۱/۵۸۸، الرقم/۳۲۰۵٦

كَوْنُ شَهَادَةِ خَتمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْ آدَمَ عليه السلام

﴿حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر ختمِ نبوت کی شہادت﴾

٢٣. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَ كَتِفَي آدَمَ مَكْتُوبٌ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

ذَكَرَهُ الْحَلَبِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

اِسے امام حلبی اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيلٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ:...... وَتَعْمُرُهُ يَا آدَمُ، مَا كُنْتَ حَيًّا تَعْمُرُهُ مِنْ بَعْدِكَ الْأُمَمُ وَالْقُرُوْنُ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ وَلَدِكَ أُمَّةً بَعْدَ أُمَّةٍ، وَقَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ، وَنَبِيًّا بَعْدَ نَبِيٍّ، حَتّٰى يَنْتَهِيَ ذٰلِكَ إِلٰى نَبِيٍّ مِنْ وَلَدِكَ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.(١)

٢٣: الحلبي في السيرة الحلبية، ١/٣٦٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤۔

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٦٤، الرقم/٧٤٥٥،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

(حضرت وہب بن منبہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ایک طویل حدیث قدسی میں ہے:)...... اے آدم! جب تک آپ زندہ رہیں گے میرے اس گھر (خانہ کعبہ) کو آباد کریں گے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے مختلف گروہ، طبقات اور انبیاء ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اور ایک طبقے کے بعد دوسرا طبقہ اور ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اسے آباد کریں گے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ کی اولاد میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گا اور (ان کی شان یہ ہے کہ) وہ تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

.... والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٣٣، الرقم/٣٩٨٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٨٨۔

قَوْلُ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِي جَوَابِ سُؤَالِ الْقَبْرِ

﴿سوالِ قبر کے جواب میں 'خاتم النبیین' کے الفاظ﴾

٢٤. عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ ﷺ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِي سُؤَالِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ (أَيْ الْمَيِّتُ): اَلْإِسْلَامُ دِيْنِي وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَهُ: صَدَقْتَ.

ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ.

تمیم داری، قبر میں سوال کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں: پس میت کہے گی: اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ ہمارے نبی ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ فرشتے اسے کہتے ہیں: تو نے درست کہا۔

اِسے امام سیوطی نے 'الدر المنثور' میں بیان کیا ہے۔

٢٤: السيوطي في الدر المنثور، ٨/٣٤۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدَهُ خَاتِمُ الْمَسَاجِدِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور مسجدِ نبوی آخری مسجد﴾

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد (انبیاء کی مساجد میں) سب سے آخری مسجد ہے۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصّلاة بمسجدي مكة و المدينة، ١٠١٢/٢، الرقم/١٣٩٤، والنسائي في السنن، كتاب المساجد، ٣٥/٢، الرقم/٦٩٤، وأيضًا في السنن الكبرى، كتاب المساجد، فضل مسجد النبي ﷺ والصّلاة فية ٢٥٧/١، الرقم/٧٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٥٠٠/٤، الرقم/١٦٢١۔

اِسے امام مسلم، نسائی، ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ.(١)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام کی مساجد کی خاتم ہے۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ. أَحَقُّ الْمَسَاجِدِ أَنْ يُزَارَ وَتُشَدَّ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَمَسْجِدِي صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ.(٢)

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

---

(١) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥، الرقم/١١٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٣٩، الرقم/١٨٣١۔

(٢) الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤۔

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے۔ اور مساجد میں سے سب سے زیادہ زیارت کیے جانے کی حقدار اور اس چیز کی حقدار کہ ان کی طرف رخت سفر باندھا جائے۔ دو مساجد ہیں مسجد حرام اور میری مسجد (مسجد نبوی)۔ میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں پڑھی جانے والی ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَاتِمُ الْأَنبِيَاءِ وَالْأُمَّةَ الْمُسْلِمَةَ آخِرُ الْأُمَمِ

حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور اُمتِ مسلمہ آخری اُمت ہے

٢٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا آخِرُ الْأَنبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالرُّويَانِيُّ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمام انبیاء میں سے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری اُمت ہو۔

اسے امام ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، ١٣٥٩/٢، الرقم/٤٠٧٧، والحاكم في المستدرك، ٥٨٠/٤، الرقم/٨٦٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٤٦/٨، الرقم/٧٦٤٤، وأيضاً في مسند الشاميين، ٢٨/٢، الرقم/٨٦١، والروياني في المسند، ٢٩٥/٢، الرقم/١٢٣٩، وابن أبي عاصم، السنة، ١٧١/١، الرقم/٣٩١۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ، فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَأَطِيْعُوْا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔ لہٰذا اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اور اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے اَموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، (نتیجتاً) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۵، الرقم/۷۵۳۵، وأيضًا في ۲۲/۳۱٦، الرقم/۷۹۷، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/۱۹۳، الرقم/۱۱۷۳، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۵/۲۵۲، الرقم/۲۷۷۹، وابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق، ۲٤/٦۰، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۲۷۳۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ وَهُوَ كَائِنٌ فِيْكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، پس مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے اپنی اُمت کو اس سے ڈرایا، اور اے اُمت محمدیہ! وہ تجھ میں پایا جائے گا۔ بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ (قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ

(١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/١٩٥-١٩٦، الرقم/٦٧٨٨۔

الْوَدَاعِ): أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: يَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: بَلَدٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوْا: شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ أَلَا لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.(۱)

رَوَاهُ الرُّوْيَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حج کا دن۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتوں کو اس دن، اس ماہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح حرام کیا ہے،

(۱) أخرجه الروياني في المسند، ۲/۴۱۲، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۲۶۸۔

آ گاہ ہو جاؤ، تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔

اسے امام رویانی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ہیثمی کے ہیں۔

قَوْلُ جِبْرَائِيْلَ الْأَمِيْنِ لَيْلَةَ الإِسْرَاءِ: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

﴿شبِ معراج جبریلِ امین علیہ السلام کا ملائکہ میں اعلان: یہ آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں﴾

۲۷. فَمِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِي الإِسْرَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: حَتّٰى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَ فَرَبَطَ فَرَسَهُ إِلٰى صَخْرَةٍ فَصَلّٰى مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ قَالُوْا: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا مَعَکَ؟ قَالَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (إِلٰى أَنْ قَالَ:) فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: قَدِ اتَّخَذْتُکَ حَبِيْبًا وَمَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ وَأَرْسَلْنَاکَ لِلنَّاسِ كَافَّةً وَجَعَلْتُ أُمَّتَکَ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْآخِرُوْنَ وَجَعَلْتُ أُمَّتَکَ لَا تَجُوْزُ لَهُمْ خُطْبَةٌ حَتّٰى يَشْهَدُوْا إِنَّکَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي وَجَعَلْتُکَ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ خَلْقًا وَآخِرَهُمْ بَعْثًا وَأَعْطَيْتُکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَلَمْ أُعْطِهَا نَبِيًّا قَبْلَکَ

۲۷: الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۶۸ـ۷۲ـ

وَأَعْطَيْتُكَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ أُعْطِهَا قَبْلَكَ وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا.

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

اِسراء کے باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں سے ہے...... یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نیچے اُترے اور اپنے گھوڑے کو ایک چٹان کے ساتھ باندھ دیا، پھر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا، اے جبریل! آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ اللہ کے رسول، نبیوں کے خاتم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُنہیں ارشاد ہوا ہے کہ میں تمہیں اپنا محبوب بناؤں۔ اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے محبوب ہیں۔ ہم نے تمہیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی اُمت کو اولین و آخرین بنایا، اور میں نے آپ کی اُمت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، اور میں نے آپ کو باعتبار اصلِ خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے۔ آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی، اور آپ کو سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش سے نیچے ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا ہے۔

اسے امام ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ فِي حَدِيْثِ الْإِسْرَاءِ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ إِذْ لَقِيَهُ خَلْقُ اللهِ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَ جِبْرِيْلُ: وَأَمَّا الَّذِيْنَ سَلَّمُوْا عَلَيْكَ فَذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ ﷺ وَمُوْسَى ﷺ وَعِيْسٰى ﷺ.[1]

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ (شبِ معراج) جب حضور ﷺ آسمانوں کی سیر فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ سے ایک جماعت نے ملاقات کی۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: اے اول! آپ پر سلامتی ہو، اے آخر! آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو۔ اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت جبریل ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا ہے وہ حضرت ابراہیم ﷺ، حضرت موسیٰ ﷺ اور حضرت عیسیٰ ﷺ تھے۔

اِسے امام مقدسی اور اور طبری نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٥٩/٦، الرقم/٢٢٧٧، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٦/١٥، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥۔

لَا نُبُوَّةَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بَلْ خِلَافَةٌ

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں بلکہ خلافت ہے

٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/١٢٧٣، الرقم/٣٢٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ٣/١٤٧١، الرقم/١٨٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم/٧٩٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الوفاء بالبيعة، ٢/٩٥٨، الرقم/٢٨٧١، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤١٨، الرقم/٤٥٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٦٤، الرقم/٣٧٢٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١١/٧٥، الرقم/٦٢١١۔

اسرائیل پر حکمران انبیاء کرام ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو اس کے بعد دوسرا نبی تشریف لے آتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔ (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے......الحدیث۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: أَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.(۱)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن إسرائيل، ۳/۱۲۷۳، الرقم/۳۲٦۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، ۳/۱٤۷۱، الرقم/۱۸٤۲۔

نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام بنو اسرائیل پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز

(١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٠/٤١٨، الرقم/٤٥٥٥، وأيضًا في ١٤/١٤٢، الرقم/٦٢٤٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/٤٠٩، الرقم/٧١٢٨۔

کوئی نبی نہیں ہے۔

اِسے امام ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كُنْتُ بِأَدْنَى الشَّامِ لَقِيَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ رَجُلٌ تَنَبَّأَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْرِفُ صُوْرَتَهُ إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُ: نَعَمْ فَأَدْخَلَنِي بَيْتًا فِيْهِ صُوَرٌ فَلَمْ أَرَ صُوْرَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَيْنَا فَقَالَ: فِيْمَ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرْنَا فَذَهَبَ بِنَا إِلٰى مَنْزِلِهٖ فَسَاعَةَ مَا دَخَلْتُ نَظَرْتُ إِلٰى صُوْرَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَإِذَا رَجُلٌ آخِذٌ بِعَقِبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قُلْتُ: مَنْ هٰذَا عَلٰى عَقِبِهٖ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا هٰذَا فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَهٰذَا الْخَلِيْفَةُ بَعْدَهُ وَإِذَا صِفَةُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں،

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٥، الرقم/١٥٣٧۔

میں تجارت کی غرض سے شام کی طرف گیا۔ جب شام کے انتہائی قریب پہنچا تو اہل کتاب میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا: کیا تمہارے ہاں کوئی ایسا شخص ہے جو نبوت کا دعویدار ہے، میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا: اگر تم ان کی تصویر دیکھو تو انہیں پہچان لوگے؟ میں نے کہا: ہاں! پھر اس نے مجھے ایسے کمرے میں داخل کر دیا، جس میں تصویریں تھیں، اسی دوران ان میں سے ایک آدمی اس کمرے میں داخل ہوا اور کہا: تم کس چیز میں مشغول ہو؟ ہم نے اسے بتایا، پس وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ جونہی میں اس کے گھر میں داخل ہوا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی تصویر دیکھی، جس میں ایک آدمی آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے۔ میں نے کہا یہ شخص کون ہے جو آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے؟ اس نے کہا: اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس کے بعد کوئی اور نبی آ جاتا سوائے حضور نبی اکرم ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور یہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہیں اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کیا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

إِعْلَانُ خَتْمِ النُّبُوَّةِ عَلٰی لِسَانِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأُمَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت انبیاء کرام علیہم السلام اور سابقہ قوموں کی زبانوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت کا اِعلان﴾

۲۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّکَ.

۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب التفسير، باب ذرية من حملنا مع نوح إنه کان عبدا شکورا، ٤/١٧٤٥-١٧٤٦، الرقم/٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٥، الرقم/١٩٤، والترمذي في السنن، کتاب صفة القيامة والورع، باب ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم/٢٤٣٤، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٣٧٨، الرقم/١١٢٨٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٨، الرقم/٤٣٧، وابن راهويه في المسند، ١/٢٢٨، الرقم/١٨٤۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چنانچہ لوگ محمد (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوں گے، اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے آخری ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ: فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَتَحَ اللهُ بِکَ وَخَتَمَ وَغُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے حدیثِ شفاعت میں روایت ہے کہ لوگ حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں آئیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے (سلسلۂ نبوت) کھولا اور

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٨، الرقم/٣١٦٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٤٧، الرقم/٦١١٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٨٤، الرقم/٨١٣۔

بند کیا اور آپ کے صدقے تمام اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... فَيَأْتُوْنَ عِيْسَى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا عِيْسَى، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّکَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ إِنِّي اتُّخِذْتُ إِلٰهًا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلَّا نَفْسِي، وَلٰـكِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ عَلَيْهِ، أَكَانَ يُقْدَرُ عَلٰى مَا فِي جَوْفِهٖ حَتّٰى يُفَضَّ الْخَاتَمُ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقُوْلُ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَأْتُوْنِي فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّکَ فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا حَتّٰى يَأْذَنَ اللهُ عزوجل لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى فَإِذَا أَرَادَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهٖ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ

أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ...... پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمائے۔ اس پر وہ کہیں گے: میں اس کام کے لیے نہیں ہوں کیونکہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا یا گیا لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے۔ لوگ کہیں گے کہ ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ محمد ﷺ جو انبیاء کے خاتمہ پر بمنزلہ مہر کے ہیں، آج تشریف فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨١، الرقم/٢٥٤٦، وأبويعلى في المسند، ٤/٢١٦، الرقم/٢٣٢٨، والمروزي في تعظيم قدر الصّلاة، ١/٢٧٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٢۔

کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے (تم ان کے پاس جاؤ)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: لوگ یہ سن کر میرے پاس آئیں اور کہیں گے: اے محمد! آپ ہی ہماری شفاعت فرمایئے، تا کہ ہمارا حساب ہو جائے۔ میں کہوں گا: ہاں میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنا چاہے گا تو ایک منادی پکارے گا: کہاں ہیں احمد (ﷺ) اور اُن کی امت؟ ہم ہی سب سے آخری اور سب سے پہلے ہیں، ہم سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے سے پہلے حساب ہمارا ہوگا۔

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْنُ الآخِرُوْنَ وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿فرمانِ نبوی: ہم بعثت میں سب سے آخر اور روزِ قیامت درجہ میں سب سے اَوّل ہیں﴾

٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخری

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ١/٩٤، الرقم/٢٣٦، وأيضًا في كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، ١/٢٩٩، الرقم/٨٣٦، وأيضًا في كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان، ١/٣٠٥، الرقم/٨٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة ٢/٥٨٦، الرقم/٨٥٥، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ٣/٨٥، الرقم/١٣٦٧، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٦٧، الرقم/٢٦٧۔

ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنهم قَالَا: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ وَمِنْهُ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ. (۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ربعی بن خراش رضی اللہ عنہما حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا والوں کے اعتبار سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے اوّل ہوں گے جن کا فیصلہ قیامت کے دن

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ۵۸۶/۲، الرقم/۸۵۶، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ۳۴۴/۱، الرقم/۱۰۸۳، وأبو عوانة في المسند، ۱۵۰/۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۸۹/۳، الرقم/۲۹۶۷، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲۸۲/۱، الرقم/۱۰۴۴، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۹۲/۲۔

سب سے پہلے ہو گا۔

اِسے امام مسلم، ابن ماجہ اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَة ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُّحَاسَبُ يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم سب اُمتوں کے آخر پر ہیں اور سب سے پہلے حساب اس اُمت کا کیا جائے گا۔ کہا جائے گا: اُمی اُمت اور اس کے نبی کہاں ہیں؟ سو ہم اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

اسے امام احمد،ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں، اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۱، الرقم/۲۵٤٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲/۱٤۳٤، الرقم/٤۲۹۰، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/۲۸۲، الرقم/٦۸۳۳، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/٤٥۲۔

نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم زمانہ کے اعتبار سے آخری اور روزِ قیامت (حساب کے اعتبار سے) سب سے پہلے ہوں گے۔

اِسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ: قَالَ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلْ يَا يَهُوْدِيُّ، أَنْتُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن مالک، حضرت مکحول سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اے یہودی! تم زمانہ کے اعتبار سے پہلے ہو اور ہم آخری لیکن روزِ قیامت سبقت لے جانے والے ہم ہیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه ابن حبان في الصّحيح، ۸/۱۱، الرقم/۳۲۱۷۔

(۲) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۷، الرقم/۳۱۸۰۳۔

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: أَي الْآخِرُوْنَ زَمَانًا الْأَوَّلُوْنَ مَنْزِلَةً، وَالْمُرَادُ أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَإِنْ تَأَخَّرَ وُجُوْدُهَا فِي الْأُمَمِ الْمَاضِيَّةِ فَهِيَ سَابِقَةٌ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ.(١)

اس حدیث مبارکہ کے تحت حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباري میں وضاحت کرتے ہوئے لکھا: یعنی زمانے کے اعتبار سے آخری، درجہ کے اعتبار سے اوّل اور اس سے مراد یہ ہے کہ اُمت محمدی کا وجود اگرچہ سب اُمتوں کے آخر پر ہے مگر یہ ان سے آخرت میں درجہ میں سبقت لے جانے والی ہے۔

---

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٥٤۔

إِنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ هِيَ خَيْرُ الْأُمَمِ وَآخِرُ الْأُمَمِ

﴿اُمتِ محمدیہ ہی خیر الامم اور آخر الامم ہے﴾

۳۱. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[۱] قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم

۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۱، الرقم/۱۱۶۰۴، والترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة آلِ عمران، ۵/۲۲۶، الرقم/۳۰۰۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲/۱۴۳۳، الرقم/۴۲۸۷، ۴۲۸۸، والحاكم في المستدرك، ۴/۹۴، الرقم/۶۹۸۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۴۱۹، الرقم/۱۰۱۲، ۱۰۲۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۱۵۶، الرقم/۴۱۱، والروياني في المسند، ۲/۱۱۵، الرقم/۹۲۴، وابن المبارك في الزهد، ۱/۱۱۴، الرقم/۳۸۲۔

(۱) آل عمران، ۳/۱۱۰

ﷺ نے فرمانِ الٰہی - ﴿تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے﴾ - کے بارے میں فرمایا: تم ستر اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نُكَمِّلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِيْنَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا، وَخَيْرُهَا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ایک اور روایت میں حضرت بہز بن حکیم اسی واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر اُمتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم ان سب سے آخری اور سب سے بہتر ہیں۔ اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِ ﷺ مِثْلَهُ وَفِيْهِ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً. (٢)

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ١٤٣٣/٢، الرقم/٤٢٨٧۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦١/٣، الرقم/١١٦٠٤۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے اسی طرح کی ایک حدیث مروی ہے جس میں: تم ستر اُمتوں کو مکمل کرو گے کے الفاظ ہیں۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ مِثْلَهُ.(۱)

رَوَاهُ الطَّرَسُوْسِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔

اِسے امام طرسوسی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.(۲)

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

حضرت قتادہ سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔

اسے امام طبری نے روایت کیا ہے اور سیوطی اور ہندی نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطرسوسي في مسند عبد الله بن عمر، ۱/۲۷، رقم۲٤

(۲) أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۳/۳۸۹، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ۲/۲۹٤، والهندي في كنز العمال، ۱۲/۳۱٤، الرقم/۳٤٥۱۸۔

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا بِأَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي خَاتِمُ أَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ

﴿فرمانِ نبوی: میں تم سے توحیدِ اِلٰہی اور ختمِ نبوت و رِسالت کی شہادت کا سوال کرتا ہوں﴾

٣٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﷺ فِي قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ لَّهُ حِيْنَ جَاءَتْ عَشِيْرَتُهُ يَطْلُبُوْنَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ، فَقَالُوْا لَهُ: إِمْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ، فَقَالَ: مَا أُرِيْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَلًا وَلَا غَيْرِهٖ أَحَدًا، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّا مُعْطُوْکَ بِهٰذَا الْغُلَامِ دِيَاتٍ فَسَمِّ مَا شِئْتَ، فَإِنَّا حَامِلُوْهُ إِلَيْکَ فَقَالَ: أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَأَنِّي خَاتَمُ أَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَأُرْسِلُهُ مَعَكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

حضرت زید بن حارثہ ﷺ سے مروی ایک طویل واقعہ میں ہے: اُن کے قبول اسلام کے بعد اُن کا خاندان انہیں واپس لے جانے کے لیے رسول اللہ ﷺ

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٥، الرقم/٤٩٤٦۔

کے پاس آیا۔ اُنہوں نے حضرت زید سے کہا: اے زید! ہمارے ساتھ چلو تو آپ ﷛ نے جواب دیا: میں نہ تو رسول اللہ ﷺ کے بدلہ میں کچھ لینا چاہتا ہوں اور نہ ہی آپ ﷺ کے سوا کسی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ان کے خاندان والوں نے کہا: اے محمد! ہم اس لڑکے کے بدلے آپ کو ہر طرح کا معاوضہ دیں گے۔ آپ جس چیز کا نام لیں گے ہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں گے۔ اِس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اس بات کی گواہی دو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کا خاتم ہوں۔ اس گواہی پر میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ روانہ کر دوں گا۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

إِعْلَانُ الرَّاهِبِ الْمَسِيْحِيِّ فِي سُوْقِ بُصْرٰی أَنَّ النَّبِيَّ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ

﴿بصریٰ کے بازار میں ایک مسیحی راہب کا اعلان کہ نبی ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری ہیں﴾

٣٣. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ لِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَضَرْتُ سُوْقَ بُصْرَى فَإِذَا رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَتِهٖ يَقُوْلُ: سَلُوْا أَهْلَ هٰذَا الْمَوْسَمِ أَفِيْهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرَمِ؟ قَالَ طَلْحَةُ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا. فَقَالَ: هَلْ ظَهَرَ أَحْمَدُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَحْمَدُ؟ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا شَهْرُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيْهِ وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مَخْرِجُهُ مِنَ الْحَرَمِ وَمُهَاجِرُهُ إِلٰى نَخْلٍ وَحَرَّةَ وَسِبَاحٍ فَإِيَّاکَ أَنْ تَسْبِقَ إِلَيْهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٤١٦، الرقم/٥٥٨٦، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ١٣/٤١٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١٥، والأصبهاني في الدلائل النبوة، ١/٥٠۔

ابراہیم بن محمد بن طلحہ کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبد اللہ نے کہا: میں بصریٰ کے بازار میں تھا تو وہاں ایک راہب اپنے گرجے میں کہہ رہا تھا: اس اجتماع والوں سے پوچھو کیا ان لوگوں میں کوئی اہل حرم میں سے ہے؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں میں ہوں تو اس نے کہا: کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ احمد کون ہیں؟ اس راہب نے کہا: یہ احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ یہ ان کا مہینہ ہے جس میں دنیا میں تشریف لائیں گے اور وہ آخری نبی ہیں۔ آپ کی جائے ولادت حرم ہے اور آپ کی ہجرت گاہ کھجوروں والی سرزمین ہے اور حرہ اور سباح والی زمین ہے۔ ان کے ساتھ مقابلہ سے گریز کرنا۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

شَهَادَةُ الرَّاهِبِ مِنَ الْأُمَّةِ الْمَسِيْحِيَّةِ عَلٰى خَتْمِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿ختمِ نبوتِ محمدی پر ایک مسیحی راہب کی گواہی﴾

٣٤. عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ عَبْدَةَ بْنِ جَرْوَلٍ قَالَ: سَأَلْتَ مُحَمَّدَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ سُوَاءَةَ بْنِ جُشْمٍ كَيْفَ سَمَّاكَ أَبُوْكَ مُحَمَّدٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ أَبِيْ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، فَقَالَ: خَرَجْتُ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ أَنَا أَحَدُهُمْ وَسُفْيَانُ بْنُ مُجَاشِعِ بْنِ دَارِمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ الْعَنْبَرِ وَيَزِيْدُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ كَنَابِيَّةَ بْنِ حَرْقُوْصِ بْنِ مَازِنٍ بِزَيْدِ بْنِ جِفْنَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ غَسَّانَ بِالشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ نَزَلْنَا عَلٰى غَدِيْرٍ عَلَيْهِ شَجَرَاتٌ لِلدَّيْرَانِيِّ

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١١/١٧، الرقم/٢٧٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤٢٣/٨، الرقم/١٣٨٨٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٣١/٢، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٢٥/٦، ٣٣٨، والسيوطي في الخصائص الكبري، ٤٠/١، والحلبي في السيرة الحلبية، ١٣٣/١۔

يَعْنِيُ صَاحِبَ صَوْمَعَةٍ، فَقُلْنَا: لَوِ اغْتَسَلْنَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ وَادَّهَنَّا وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا صَاحِبَنَا فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا الدَّيْرَانِيُّ فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ لُغَةٌ، مَا هِيَ بِلُغَةِ أَهْلِ الْبَلَدِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ مُضَرَ، قَالَ: مِنْ أَيِّ مُضَرَ؟ قُلْنَا: مِنْ خِنْدِفٍ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيُبْعَثُ مِنْكُمْ وَشِيْكًا نَبِيٌّ، فَسَارِعُوْا وَخُذُوْا بِحَظِّكُمْ مِنْهُ، تَرْشُدُوْا، فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، فَقُلْنَا: مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ. فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ ابْنِ جِفْنَةَ وُلِدَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، قَالَ الْعَلَاءُ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: تَدْرِيُ مَنْ أَوَّلُ مَنْ عَلِمَ بِكَ مِنَ الْعَرَبِ قَبْلَ أَنْ تُبْعَثَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بَنُوْ تَمِيْمٍ وَقَصَّ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْقِصَّةَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

خلیفہ بن عبدہ بن جرول کہتے ہیں میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواءۃ بن جشم سے پوچھا: تمہارے باپ نے جاہلیت میں تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہی سوال پوچھا جو تم مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے کہا: ہم بنو تمیم سے چار افراد نکلے، میں ان میں چوتھا تھا۔ دیگر افراد میں سفیان بن مجاشع بن دارم اور اسامہ بن مالک بن جندب بن العنبر اور یزید بن ربیعہ بن کنانیہ بن حرقوص بن مازن، ہم زید بن جفنہ بن مالک بن غسان کے ساتھ شام

کی طرف سفر کے لیے گئے۔ پس جب ہم شام پہنچ گئے تو ہم ایک تالاب کے پاس اترے جس پر ایک راہب کے درخت تھے۔ ہم نے کہا: پہلے ہم اس پانی سے غسل کرتے ہیں، تیل لگاتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں، پھر اپنے صاحب کے پاس آئیں گے۔ ہمیں راہب نے دیکھا تو کہا: تمہاری زبان اس ملک والوں کی زبان نہیں ہم نے کہا: ہاں ہم مضر قبیلے سے ہیں اس نے کہا کہ کس مضر سے ہم نے کہا خندف سے۔ اس نے کہا: تو سنو! عنقریب تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ پس جلدی کرو اور (اس خوش بختی میں سے) اپنا حصہ لے لو۔ تم ان سے ہدایت پاؤ گے وہ خاتم النبیین ہیں۔ ہم نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا: محمد (ﷺ)۔ پس جب ہم ابن جفنہ سے لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے گھر بیٹا پیدا ہوا، سو ہر ایک نے اس کا نام محمد رکھا۔ علاء کہتے ہیں، قیس نے عاصم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بعثت سے پہلے عربوں میں سب سے پہلے آپ کو کون جانتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے کہا: بنو تمیم اور پھر آپ ﷺ کو یہ قصہ سنایا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

تَعْلِيْمُ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ صِيْغَةَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِاسْمِهٖ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ

﴿حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو 'خاتم النبیین' کے الفاظ پر مشتمل درود پاک کی تعلیم دیتے تھے﴾

۳۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَإِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ

۳۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۲۹۳، الرقم/۹۰۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۱۳، الرقم/۳۱۰۹، وأبو يعلى في المسند، ۹/۱۷۵، الرقم/۵۲۶۷، والشاشي في المسند، ۲/۸۹، الرقم/۶۱۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۰۸، الرقم/۱۵۵۰۔

وَالآخِرُوُنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيُتَ عَلٰى إِبُرَاهِيُمَ وَعَلٰى آلِ إِبُرَاهِيُمَ إِنَّکَ حَمِيُدٌ مَجِيُدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكُتَ عَلٰى إِبُرَاهِيُمَ وَعَلٰى آلِ إِبُرَاهِيُمَ إِنَّکَ حَمِيُدٌ مَجِيُدٌ.

رَوَاهُ ابُنُ مَاجَه وَعَبُدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو يَعُلٰى.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ ﷺ پر درود بھیجو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم حضور ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو: اے میرے اللہ! تو اپنا درود و رحمت اور برکتیں تمام رسولوں کے سردار، اہلِ تقویٰ کے امام اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے بندے اور رسول کے لیے خاص فرما جو کہ بھلائی اور خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے میرے اللہ! آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر پہنچا جس پر اولین اور آخرین کے لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے میرے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو برکت عطاء

فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت عطاء فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔

اسے امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَلَامَةَ بْنِ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَاتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ، وَرَافِعَ تَحِيَّتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سُبِقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت سلامہ بن کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ یوں سکھاتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے! اے

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۴۳، الرقم/۹۰۸۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۶۶، الرقم/۲۹۵۲۰، وذكره القاضي عياض في الشفاء، ۱/۵۶۱، الرقم/۲۳۹۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۳۔

ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے والے! اور اے خوش بخت اور بد بخت فطرت کے حامل دلوں کے جوڑنے والے! تو اپنی عظیم رحمتوں اور بڑھنے والی برکات اور اپنے بلند پایہ تحیات کو اپنے (کامل) بندے اور رسول پر بصورتِ درود بھیج جو سابقہ شریعتوں کے خاتم اور (حکمت و اسرار کے) بند خزانوں کے کھولنے والے۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

بَيَانُ خَتمِ النُّبُوَّةِ مِنْ تَمْثِيْلِ خَتمِ الْهِجْرَةِ

﴿ختمِ ہجرت کی تمثیل میں ختمِ نبوت کا بیان﴾

٣٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَمِّ، أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِيْ أَنْتَ بِهِ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ كَمَا خُتِمَ بِي النُّبُوَّةُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبد المطلب نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے چچا! آپ جہاں ہیں وہیں رہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جیسے کہ مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔

اِسے امام ابو یعلی نے، طبرانی اور رویانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنْ

٣٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/٥٥، الرقم/٢٦٢٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٥٤، الرقم/٥٨٢٨، والروياني في المسند، ٢/٢١٤، الرقم/١٠٦١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٦٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٩۔

بَدْرٍ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَخَرَجْتُ إِلٰى مَكَّةَ فَهَاجَرْتُ مِنْهَا أَوْ قَالَ: فَأُهَاجِرُ مِنْهَا؟ فَقَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَمِّ، اطْمَئِنْ فَإِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فِي النُّبُوَّةِ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

ایک اور روایت میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: جب حضور نبی اکرم ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ مجھے مکہ کی طرف کوچ کرنے اور وہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان! مطمئن ہو جائیں، آپ ہجرت میں سب سے آخری مہاجر ہیں، جس طرح میں نبوت میں سب سے آخری نبی ہوں۔

اِسے امام احمد نے فضائل الصحابۃ میں روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ٢/٩٤١، الرقم/١٨١٢، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٣/٤٨٣، الرقم/٧٣٤٠٠.

جَرَيَانُ قَوْلِ 'خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ' عَلٰى لِسَانِ أَحَدِ الصَّحَابَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

﴿ایک صحابی کی زبان پر بعد از وفات 'خاتم النبیین' کے الفاظ جاری ہونا﴾

۳۷. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی الله عنه فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، فَأَتَانِي آتٍ وَأَنَا أُسَبِّحُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، إِنَّ زَيْدًا(۱) قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَجِئْتُ مُسْرِعًا فَأَتَيْتُهُ وَقَدْ حَضَرَهُ رَهْطٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَوْ يُقَالُ: عَلٰى لِسَانِهِ الْأَوْسَطِ (وَمِنْ كَلَامِهِ) أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَاتَمُ

۳۷: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۱/۷٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/۱۸۰۔

(۱) قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ، ۳/۲۸۳، الرقم/۱۲۸۱: زيد بن خارجة ابن أبي زهير الخزرجي الأنصارى شهد بدرا توفي زمان عثمان هو الّذي تكلّم بعد الموت۔

امام بخاری 'التاریخ الکبیر میں لکھتے ہیں: 'زید بن خارجہ بن ابی زہیر الخزرجی الانصاری غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ سیدنا عثمان غنی رضی الله عنه کے عہد میں وفات پائی۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے بعد از وفات کلام کیا۔'

النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت نعمان بن بشیر سے طویل روایت میں ہے کہ پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بے شک زید نے بعد از وفات کلام کیا ہے۔ میں تیزی سے ان کے پاس آیا تو ان کے پاس انصار کی ایک جماعت موجود تھی اور وہ کہہ رہے تھے یا ان کی زبان پر جاری تھا: (ان کے کلام میں سے یہ ہے) احمد (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول سب سے آخری نبی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی برکتیں نازل ہوں۔

اِسے امام ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

تَعَجُّبُ قَوْمِ نُوْحٍ مِنْ شَهَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهٖ

﴿حضور ﷺ اور آپ کی اُمت کی گواہی پر قومِ نوح کا تعجب﴾

٣٨. عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ سَبْعَةِ رَهْطٍ شَهِدُوْا بَدْرًا قَالَ وَهْبٌ: وَقَدْ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيْثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (ومن هذ الحديث) فَيَقُوْلُ نُوْحٌ لِمُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ: هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي بَلَّغْتُ قَوْمِي الرِّسَالَةَ وَاجْتَهَدْتُ لَهُمْ بِالنَّصِيْحَةِ وَجَهَدْتُ أَنِ اسْتَنْقِذَهُمْ مِنَ النَّارِ سِرًّا وَجِهَارًا، فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأُمَّتُهٗ: فَإِنَّا نَشْهَدُ بِمَا نَشَدْتَنَا بِهٖ إِنَّکَ فِي جَمِيْعِ مَا قُلْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَيَقُوْلُ: قَوْمُ نُوْحٍ وَأَنِّي عَلِمْتَ هٰذَا يَا أَحْمَدُ، اَنْتَ وَأُمَّتُکَ وَنَحْنُ أَوَّلُ الْأُمَمِ وَأَنْتَ وَأُمَّتُکَ اٰخِرُ الْأُمَمِ؟

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٥٩٧/٢، الرقم/٤٠١٢، وذكره الهندي في كنز العمال، ٦٤١/٢، الرقم/٤٦٨٠۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بن ابی الحسن نے سات بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا اور اس حدیث کو تمام لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعًا روایت کیا ہے۔ (اس حدیث میں یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو (اُلوہی) پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کی خیر خواہی کے لیے انتھک محنت کی اور انہیں دوزخ کی آگ سے بچانے کے لیے پوشیدہ اور اعلانیہ جدوجہد کی، مگر انہوں نے میری پکار کے جواب میں راہِ فرار اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اُمت جواب دیں گے: جو کچھ آپ نے فرمایا ہے سچ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: یا احمد (ﷺ)! آپ نے اور آپ کی اُمت نے (ہمارے بارے میں) کہاں سے جانا حالانکہ ہم پہلی اُمت ہیں جبکہ آپ آخری رسول اور آپ کی اُمت آخری اُمت ہے۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

شَهَادَةُ الضَّبِّ عَلٰى خَتمِ نُبُوَّتِهٖ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت پر ایک گوہ کی گواہی﴾

٣٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ (الْأَعْرَابِيُّ) عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، لَا آمَنْتُ بِکَ. وَقَدْ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَعْرَابِيُّ، مَا حَمَلَکَ عَلٰى أَنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ، وَقُلْتَ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَمْ تُکْرِمْ مَجْلِسِي؟ فَقَالَ: وَتُکَلِّمُنِي أَيْضًا؟ اِسْتِخْفَافًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، لَا آمَنْتُ بِکَ أَوْ يُؤْمِنُ بِکَ هٰذَا الضَّبُّ. فَأَخْرَجَ ضَبًّا مِنْ کُمِّهٖ وَطَرَحَهٗ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ آمَنَ بِکَ هٰذَا الضَّبُّ آمَنْتُ بِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا ضَبُّ، فَتَکَلَّمَ الضَّبُّ بِکَلَامٍ

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٢٦-١٢٩، الرقم/٥٩٩٦، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/١٥٣-١٥٥، الرقم/٩٤٨، وذكره أبو نعيم في دلائل النبوة/٣٧٧-٣٧٩، والبيهقي في الدلائل النبوة، ٦/٣٦-٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٢-٢٩٤، وابن كثير في شمائل الرسول، ٣٥١-٣٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٦٥۔

عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَهِمَهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا: لَبَّيْکَ وَسَعْدَيْکَ، يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعْبُدُ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ. قَالَ: فَمَنْ أَنَا، يَا ضَبُّ؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَکَ، وَقَدْ خَابَ مَنْ کَذَّبَکَ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں: پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمہیں اس بات پر اُبھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو بالائے طاق رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ پس

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ! پس گوہ نے ایسی واضح اور شستہ عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس نے عرض کیا: اے دو جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل و خوار ہوگیا۔ اعرابی یہ دیکھ کر بول اُٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَحْيُ بِعْثَةِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ إِلٰى سَيِّدِنَا يَعْقُوْبَ عليه السلام

﴿حضرت یعقوب عليه السلام کی طرف بعثتِ خاتم الانبیاء کی وحی﴾

٤٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى يَعْقُوْبَ أَنِّي أَبْعَثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مُلُوْكًا وَأَنْبِيَاءَ، حَتَّى أَبْعَثَ النَّبِيَّ الْحَرَمِيَّ الَّذِي تَبْنِي أُمَّتُهُ هَيْكَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب عليه السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء کرام مبعوث فرماؤں گا یہاں تک کہ پھر آخری حرمت والے نبی کو مبعوث فرماؤں گا جن کی اُمت بیت المقدس کا ہیکل تعمیر کرے گی اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کا نام احمد ہے۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٦٣۔

إِعْلَانُ بِعْثَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِي وَادِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

﴾وادیِ مکہ میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا اعلان﴿

٤١. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ حَاجًّا فِي جَمَاعَةٍ مِنْ قَوْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ وَأَنَا بِمَكَّةَ نُوْرًا سَاطِعًا مِنَ الْكَعْبَةِ، حَتّٰى وَصَلَ إِلٰى جِبَالِ يَثْرِبَ بِأَسْعَرَ جُهَيْنَةَ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فِي النُّوْرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

انْقَشَعَتِ الظَّلْمَاءُ

وَسَطَعَ الضِّيَاءُ

وَبُعِثَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ

ثُمَّ أَضَاءَ إِضَاءَةً أُخْرَى، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى قُصُوْرِ الْحِيْرَةِ

٤١: الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٤٤، والهندي في كنز العمال، ١٣/٤٦٨، الرقم/٣٧٢٩٣، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣١٩۔

وَأَبْيَضِ الْمَدَائِنِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فِي النُّوْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

ظَهَرَ الإِسْلَامُ

وَكُسِرَتِ الْأَصْنَامُ

وَوُصِلَتِ الْأَرْحَامُ.

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا، میں نے مکہ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت روشن نور کعبہ سے نکلا اور یثرب کے پہاڑوں تک پہنچ گیا۔ میں نے اس نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: تاریکیاں چھٹ گئیں۔ روشنی نمودار ہو گئی اور خاتم الانبیاء مبعوث کر دیئے گئے۔ پھر روشنی کو اور زیادہ چمکدار کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے محلات دیکھے اور مدائن کو بھی اس نے روشن کر دیا۔ میں نے نور میں سے ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو گیا، بت ٹوٹ گئے اور صلہ رحمی کر دی گئی۔

اسے امام ہیثمی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔